۷۸۶

الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق
وسید المرسلین ہونے کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے
زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ بے مثل رسالہ بے نظیر
عجالہ مسمیٰ بنام تاریخی

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے
اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی
حاجی قاری شاہ احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقاھم

باہتمام حاجی محمد لعل خان سراج بلڈنگ نور چیت پور روڈ نمبر ۱۴ کلکتہ

ایس سی دہر کمپنی ۱/۶ ہالیڈے اسٹریٹ کلکتہ

بار چہارم ۲۰۰۰ — رجب ۱۳۳۵ھ — قیمت علاوہ محصول ۵ر

مختصر فہرست کتب موجودہ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کے افضل الخلق ہونے کی دس آیتوں اور
سوا سو احادیث سے تحقیق واعظین میلاد خوان
حضرات کے لئے نہایت مفید۔ ۵ر

حدائق بخشش دیوان نعت اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ بار سوم
بتصحیح مصنف واضافہ بعض دیگر قصائد کاغذ
رنگین۔ قیمت کتاب ۵ر

نگارستان لطافت حضرت
مولانا حسن مرحوم کی بیان میلاد مبارک مین
بے نظیر کتاب۔ قیمت ۳ر

احسن الوعا لآداب الدعا دعا کے طریقے
اوقات ومواقع اجابت واعمال قضائے
حاجات قیمت ۸ر

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
رد قادیانی قیمت ۱ر

الصارم الربانی مرزا قادیانی کا رد ۲ر
الرمح الدیانی علی رأس الوسواس
الشیطانی رد قادیانی۔ ۲ر
حاجز البحرین دو نمازین جمع کرنے کی ممانعت
اور جناب نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کا
عظیم وقاہر رد قیمت ۸ر

الزمزمۃ القمریہ قصیدہ غوثیہ شریف
سے دفع اعتراضات ۱ر

اطائب الصیب تقلید کا بیان ۱ر
مجموعہ الفضل الموہبی دوم **النیر الشہابی**
سوم **السہم الشہابی** یہ تینون رسالے غیر
مقلدین کے رد مین۔ ۲ر

صفائح اللجین دونون ہاتھ سے مصافحہ
کا بیان قیمت ۱ر

الجام الصاد ظا وضاد کا روشن بیان ۱ر
برکات الامداد اولیا سے مدد مانگنے کا ثبوت ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت میرزا غلام قادر بیگ

صاحب غرہ شوال ۱۳۰۵ھ حضرت اقدس دام ظلہم - یہان وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا ہرچند کہا گیا کہ مسئلہ واضحہ ہے مسلمانون کا ہر بچہ جانتا ہے مگر کہتے ہین قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ یہان کوشش کی قرآن وحدیث مین دلیل نہ پائی لہذا مسئلہ حاضر خدمت والاہی امید کہ بہ ثبوت آیات واحادیث مسلمانونکو ممنون فرمائین

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون تبٰرک الذی نزل الفرقان علٰی عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا والی اقوامھم خاصۃ ارسل المرسلون ھو الذی ارسل

نبینا رحمۃ للعلمین فادخل تحت ذیل رحمتہ الانبیاءؑ المرسلین والملئکۃ
المقربین وخلق اللہ اجمعین وجعلہ خاتم النبیین فنسخ الادیان ولا
ینسخ لہ دین وادخل فی امتہ جمیع المرسلین اذ اخذ اللہ میثاق النبیین
سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰے
الی السمٰوات العلٰے الی العرش الاعلٰے ثم دنا فتدلی فکان قاب
قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد
ما رأی افتمٰرونہ علی ما یری ولقد رأہ نزلۃ اخری مازاغ البصر وما
طغی وان الی ربک المنتھی وان علیہ النشأۃ الاخری یوم لا یجدون
شفیعا الا المصطفٰے فلہ الفضل فی الاولی والاخری والغایۃ القصوٰے
والوسیلۃ العظمٰی والشفاعۃ الکبری والمقام المحمود والحوض المورود
وما لا یحصی من الصفات العلٰے والدرجات العلیا فصلے اللہ تعالی
وسلم وبارک علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ وکل منتم الیہ دائما ابدا
کما یحب ویرضی ھو وربہ العلے الاعلٰے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی
اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے جسمین خلاف نہ کریگا مگر گمراہ بددین بندہ
شیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین کلمہ پڑھکر اسمین شک عجیب ہے
آج نہ کھلا تو کل قریب ہے جسدن تمام مخلوق کو جمع فرمائین گے سارے مجمع کا
دولھا حضور کو بنائین گے انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے
نیازمند ہونگے موافق و مخالف کی حاجتون کے ہاتھ انھین کیجانب بلند ہونگے

اُنھین کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا اُنھین کی حمد کا ڈنکا ہوگا جو آج بیان ہی کل عیان ہے
اُسدن جو مومن و مقرب ہین نور بار عشرتون سے شادیان رچائینگے الحمد للہ الذی
ھدانا لھذا اور جو مبطل و منکر ہین دلفگار حسرتون سے ہاتھ چبائینگے یالیتنا
اطعنا اللہ واطعنا الرسولا اللھم اجعلنا من المھتدین ولا تجعلنا
فتنۃ للقوم الظلمین گروہ معتزلہ کہ ملئکہ کرام کو حضرات انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے افضل مانتے ہین وہ بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وعلیہم وعلی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص ومستثنے جانتے ہین اُنکے نزدیک بھی
حضور پرنور انبیا و مرسلین و ملئکہ مقربین و خلق اللہ اجمعین سب سے افضل واعلی
وبلند و بالا علیہ صلاۃ المولی تعالی کلمات علمائے کرام مین اسکی تصریح اور فقیر کے
رسالہ اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل ۹۸ ۱۲ مین تحقیق و توضیح
اما الزمخشری فقد سفہ نفسہ وتبع ھوسہ وجھل مذھبہ و
تناھی فی الضلال حتی لم یعلم مشربہ کما نبہ علیہ اھل التحقیق
واللہ سبحنہ ولی التوفیق فقیر کو جہان ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے
تعجب دیا وہان اُسکے ساتھ ہی طرز سوال دیکھکر یہ شکر بھی کیا کہ الحمد للہ عقیدہ صحیح
ہے صرف اطمینان خاطر کو خواہش توضیح ہے مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی
کہ قرآن و حدیث مین دلیل نہ پائی سبحان اللہ مسئلہ ظاہر دلیلین وافر آیتین متکاثر
حدیثین متواتر پھر سائل ذی علم ہو تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت اور جاہل ذی علم
ہو تو اپنے نپانیکی بیجا شکایت فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے مسئلہ تفضیل حضرات
شیخین رضی اللہ تعالی عنہما مین دلائل جلائل قرآن و حدیث سے جو اکثر بحمد اللہ استخراج

فقیر ہین نوے[۹۰] جزء کے قریب ایک کتاب مسمے بہ منتہی التفصیل لمبحث التفضیل
لکھی جسکے طول کو مملِ خواطر سمجھکر مطلع القمرین[۹۷] فی ابانة سبقة العمرین[۱۲] مین
اُسکی تلخیص کی پھر کہان وہ بحث متناہی المقدار اور کہان یہ بحر ناپیداکنار اللہ اللہ
العظمة للہ ولوان مافی الارض من شجرة اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعة
ابحر ما نفدت کلمت اللہ بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اس عقیدے کی تحقیق
مجلدات سے زائد ہو مگر بقدر حاجت و وقت فرصت قلب مومن کی تسکین و تثبیت
اور منکر بدباطن کی تحزین و تبکیت کو صرف دس آیتون اور سنو حدیثون پر اقتصار
مطلب اور اس موجز عجالہ مسمے بہ قلائد نحور الحور من فوائد بحور
النور کو بلحاظ تاریخ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین[۱۳۰۵]
سے ملقب کرتا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ
تعالی علی خیر خلقہ وسراج افقہ وآلہ وصحبہ ومتبعیہ وحزبہ انہ
سمیع قریب مجیب یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل (ہیکل اول) مین آیات
جلیلہ (ہیکل دوم) مین احادیث جمیلہ یہ ہیکل نور افگن چار تابشون سے روشن
(تابش اول) چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی (تابش دوم)
ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین اگر
بعض کلمات انبیا و ملئکہ دیکھیے متبوع کی رکاب مین تابع سمجھیے (تابش سوم)
محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص (تابش چہارم) صحابہ کرام کے
آثار رائقہ اقوال علماے کتب سابقہ بشرٰے ہواتف ورویاے صادقہ واللہ
سبحنہ ہو المعین والحمد للہ رب العلمین انکے سوا اقوال علما پر توجہ نکی کہ غرض اختصا

کے منافی تھی جسے اُنکے بعض پر اطلاع پسند آئے فقیر کے رسائل سلطنۃ المصطفی ۱۲۹۷ھ

فی ملکوت کل الوری وقمر التمام لنفی الظل عن سید الانام واجلال

جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجلیل ۱۲۹۶ھ کی طرف رجوع لائے واللہ الہادی وولی الایادی

ہیکل اول مین جواہر زواہر آیات قرآنیہ

آیت اولیٰ قال تبارک وتعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ٥ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥

اور یاد کر اے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبرون سے کہ جو مین تمکو کتاب وحکمت دون پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُسکی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اُسپر ایمان لانا اور بہت ضرور اُسکی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اُسپر میرا بھاری ذمہ لیا سب انبیا نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور مین بھی تمہارے ساتھ گواہون سے ہون اب جو اسکے بعد پھر یگا تو وہی لوگ بے حکم ہین) امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر مین حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولی علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے راوی لم یبعث اللہ نبیا من اٰدم فمن دونہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیومنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ یعنے اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بارے مین عہد لیا کہ اگر یہ اُس نبی کی زندگی مین مبعوث ہون تو وہ اِن پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اِس مضمون کا عہد لے اِسیطرح حبر الامہ عالم القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہوا رواہ ابن جریر و ابن عساکر وغیرھما بلکہ امام بدر زرکشی وحافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اُسے صحیح بخاری[١] کی طرف نسبت کیا واللہ تعالیٰ اعلم وبنحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام الاجل السیوطی فی الخصائص الکبریٰ اِس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس و محافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے اور اپنی امتون سے حضور پر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنیکا عہد لیتے یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رسان کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب سب ستارے روشن مہ پارے کمن غیب مین گئے آفتاب عالمتاب ختمیت نے باہزاران ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دھر الداھرین ابن عساکر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیٰ آدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد

[١] قال الزرقانی قال الشامی وكذا اقتصر عليه فيه ١٢ منه

ہمیشہ اللہ تعالےٰ اُس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے مین آدم اور اُنکے بعد
کے سب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا اور قدیم سے سب اُمتین
تشریف آوری حضور کی خوشیان مناتین اور حضور کے توسل سے اپنے اعدا پر فتح
مانگتی آئین یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون و بہترین
اصحاب و بہترین بلاد مین ظاہر فرمایا) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُسکی تصدیق قرآن
عظیم مین ہے وَکَانُوا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ہ یعنی اس نبی کے ظہور سے
پہلے کافرون پر اسکے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا اُنکے پاس تشریف
لایا منکر ہو بیٹھے تو خدا کی پھٹکار منکرون پر) علما فرماتے ہین جب یہود مشرکون سے
لڑتے دعا کرتے اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد
صفتہ فی التوریٰۃ الٰہی ہمین مدد دے اُسپر صدقہ اُس نبی آخر الزمان کا جس کی
نعت ہم توریت مین پاتے ہین) اس دعا کی برکت سے اُنھین فتح دیجاتی۔ اُسی
پیمان الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث مین آیا حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لو ان موسیٰ کان حیاً الیوم ما وسعہ
الا ان یتبعنی قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا مین ہوتے
میری پیروی کے سوا اُن کو کچھ گنجائش نہوتی اخرجہ الامام احمد والدارمی
والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
وابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المومنین عمر الفاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان مین حضرت سیدنا عیسیٰ

حضور نبی الانبیا ہیں اور حضور کی بعثت اول دنیا سے آخر عالم تک تمام مخلوق کو عام

علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائین گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت
پر ہونگے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے امتی بنکر رہین گے
حضور ہی کی شریعت پر عمل کرینگے حضور کے ایک امتی و نائب یعنی امام مہدی کے
پیچھے نماز پڑھین گے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین کیف انتو
اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کیسا حال ہو گا تمہارا جب ابن مریم تم مین
اُترین گے اور تمہارا امام تم مین سے ہو گا اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالے عنہ اور اس عہد واثق کی پوری تائید و توکید حق
عز جلالہ نے توریت مقدس مین فرمائی جسکی بعض آیتین انشاء اللہ تعالی تابش
اول ہیکل دوم مین مذکور ہونگی امام علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی
سبکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس آیت کی تفسیر مین ایک نفیس رسالہ التعظیم
والمنہ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ لکھا اور اُس مین آیت مذکورہ سے
ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ سب انبیا کے نبی ہین
اور تمام انبیا و مرسلین اور اُنکی اُمتین سب حضور کے امتی حضور کی نبوت و رسالت
زمانہ سیدنا ابو البشر علیہ الصلوۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو
عام شامل ہے اور حضور کا ارشاد وکنت نبیا و آدم بین الروح والجسد اپنے
معنی حقیقی پر ہے اگر ہمارے حضور حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ صلی اللہ
تعالی علیہم وسلم کے زمانے مین ظہور فرماتے اُنپر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور
حضور کے مددگار ہوتے اسی کا اللہ تعالے نے اُن سے عہد لیا تھا اور حضور کے
نبی الانبیا ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسرا تمام انبیا و مرسلین نے حضور کی اقتدا کی

اور اسکا پورا ظہور روز نشور ہوگا جب حضور کے زیر لوا آدم و مَن سِواکا فہ رسل و انبیا ہونگے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین) یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین سیوطیؒ نے خصائص کبریٰ اور امام شہاب الدینؒ قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ مین نقل کیا اور اُسے نعمت عظمےٰ ومواہب کبریٰ سمجھا من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اِس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہین محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رسولون کے رسول ہین اُمتیون کو جو نسبت انبیا و رسل سے ہے وہ نسبت انبیا و رسل کو اس سید الکل سے ہے اُمتیون پر فرض کرتے ہین رسولون پر ایمان لاؤ رسولون سے عہد و پیمان لیتے ہین محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ غرض صاف صاف جتا رہے ہین کہ مقصود اصلی ایک وہی ہین باقی تم سب تابع و طفیلی ع مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل **اقول وباللہ التوفیق** پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اِس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے موکد فرمایا اولاً انبیا علیہم الصلاۃ والثنا معصوم ہین زنہار حکم الٰہی کا خلاف اُنسے محتمل نہین کافی تھا کہ رب تبارک وتعالیٰ بطریق امر انھین ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمھارے پاس آئے اُسپر ایمان لانا اور اُسکی مدد کرنا مگر اِس قدر پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ اُن سے عہد و پیمان لیا یہ عہد عہد اَلَستُ بِرَبِّکُم کے بعد دوسرا پیمان تھا جیسے کلمہ طیبہ مین لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوی اللہ

ع لَتُؤمِنُنَّ بِہ وَلَتَنصُرُنَّہ ۔ کے بعض لطائف

پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہی پھر اُسکے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وعظم **ثانیاً** اس عہد کو لام قسم سے موکد فرمایا لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ جس طرح نوابون سے بیعت سلاطین پر قسمین لیجاتی ہین امام سبکیؒ فرماتے ہین شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے **ثالثاً** نون تاکید **رابعاً** وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا **خامساً** یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجے کہ حضرات انبیا ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرماکر پوچھتے ہین ءَاَقْرَرْتُمْ کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو یعنی کمال تعجیل وتسجیل مقصود ہے **سادساً** اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ خالی اقرار نہین بلکہ اُسپر میرا بھاری ذمہ لو **سابعاً** علیہ یا علی ھذا کی جگہ علٰی ذٰلِکُمْ فرمایا کہ بُعد اشارت دلیل عظمت ہو **ثامناً** اور ترقی ہوئی کہ فَاشْهَدُوْا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کرکے مکر جانا اُن پاک مقدس جنابون سے معقول نہ تھا **تاسعاً** کمال یہ ہے کہ فقط اُنکی گواہیون پر بھی اکتفا نہوئی بلکہ ارشاد فرمایا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ مین خود بھی تمھارے ساتھ گواہون سے ہون **عاشراً** سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اسقدر عظیم جلیل تاکیدون کے بعد باآنکہ انبیا کو عصمت عطا فرمائی یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی کہ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اب جو اس اقرار سے پھریگا فاسق ٹھہریگا۔ اللہ اللہ یہ وہی اعتنائے تام واہتمام تمام ہے جو باریتعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے مین منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق مین ارشاد کرتا ہی وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ۝ جو اُن مین سے کہے گا مین اللہ کے سوا معبود ہون

اُسے ہم جہنم کی سزا دینگے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین ستمگارون کو گویا اشارہ فرماتے ہین جس طرح ہمین ایمان کے جزءِ اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اہتمام ہے یونہین جزءِ دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے مین تمام جہان کا خدا کہ ملئکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہین پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول و مقتدا کہ انبیاء و مرسلین بھی اُسکی بیعت و خدمت کے محیط دائرہ مین داخل ہوئے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَوٰتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اس سے بڑھکر حضور کی سیادت عامّہ و فضیلت تامّہ پر کونسی دلیل درکار ہے وللہ الحجۃ البالغۃ **آیت ثانیہ** قال عز مجدہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (اے محبوب ہمنے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے) عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین جس مین انبیا و ملئکہ سب داخل تو لاجرم حضور پر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُن سب پر رحمت و نعمتِ رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب اِسی لئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحین فرماتے ہین کہ ازل سے ابد تک ارض و سما مین اولےٰ و آخرت مین دنیا و دین مین روح و جسم مین چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسیکو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملیگی سب حضور کی بارگاہ جہان پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹےگی کما بیناہ بتوفیق اللہ تعالےٰ فی

رسالتنا سلطنۃ المصطفےٰ فی ملکوت کل الوریٰ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے
اِس آیہ کریمہ کے تحت مین لکھا لما کان رحمۃ للعلمین لزم ان یکون افضل من کل
العلمین جب حضور تمام عالم کے لئے رحمت ہین واجب ہوا کہ تمام ماسوی اللہ سے
افضل ہون **قلت** وادعاء التخصیص خروج عن الظاہر بلا دلیل وھو لا یجوز
عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الہادی **آیت ثالثہ** قال جل
ذکرہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول
مگر ساتھ زبان اُسکی قوم کے علما فرماتے ہین یہ آیہ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے
سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کرکے بھیجے جاتے **اقول** وقال اللہ تعالےٰ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ وقال تعالیٰ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا وقال تعالےٰ
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا وقال تعالیٰ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ وقال تعالےٰ
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا وقال تعالیٰ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ م بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ وقال تعالیٰ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
عَلٰى قَوْمِهٖ ط وقال تعالیٰ فی یونس علیہ السلام وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ
اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ وقال تعالیٰ عن عیسےٰ علیہ السلام وَرَسُوْلًا اِلٰى
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۵ اسی لئے صحیح حدیث مین فرمایا کان النبی یبعث الی قومہ
خاصۃ نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ دوسری روایت مین آیا کان النبی یبعث الی قریۃ لا یعدوھا
نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس سے آگے تجاوز نکرتا رواہ ابو یعلی
عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ

اگلے انبیا صرف اپنی اپنی قوم کے رسول ہوتے اور ہمارے حضور ہر مخلوق کے

تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ نہ بھیجا ہم نے تمھین مگر سب لوگون کیلئے خوشخبری
دینا اور ڈر سنانا پر بہت لوگ بیخبر ہین وقال تعالیٰ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا تو فرما اے لوگو مین خدا کا رسول ہون تم سب کی
طرف وقال تعالیٰ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا
بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے
جہان کو۔ اِسی لیے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین۔
اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً مین تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا اخرجہ مسلم
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور کی افضلیتِ مطلقہ کی یہ دلیل
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات سے ہے دارمی
ابو یعلی طبرانی بیہقی روایت کرتے ہین اُس جناب نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ فضل محمدا
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الانبیاء و علی اھل السمآء بیشک اللہ تعالیٰ نے
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیا و ملٰئکہ سے افضل کیا حاضرین نے انبیا پر
وجہ تفضیل پوچھی فرمایا ان اللہ تعالیٰ قال وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ
قَوْمِہٖ وقال لمحمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً
لِّلنَّاسِ فارسلہ الی الانس والجن۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے اور رسولون
کے لئے فرمایا ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اُسکی قوم کے اور محمد صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے تمھین نہ بھیجا مگر رسول سب لوگون کے لئے تو حضور
کو تمام انس و جن کا رسول بنایا) علما فرماتے ہین رسالت والا کا تمام انس و جن

کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملئکہ کو بھی شامل کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبریل بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر وارض وسما وجبال و بحار تمام ماسوی اللہ اُسکے احاطۂ عامہ و دائرۂ تامہ مین داخل اور خود قرآن عظیم مین لفظ علمین اور روایت صحیح مسلم مین لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمۃ کافۃ اِس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر مین یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین مامن شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس کوئی چیز نہین جو مجھے رسول اللہ نجانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی) اب نظر کیجے کہ یہ آیت کتنی وجہ سے فضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے **اولاً** اِس موازنہ سے خود واضح ہو کہ انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے اور حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین وآسمان **ثانیاً** اعباءِ رسالت سخت گرانبار ہین اور اُنکا تحمل بغایت دشوار اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِسی لیے موسیٰ و ہارون سے عالی ہمتون کو پہلے ہی تاکید ہوئی لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ دیکھو میرے ذکر مین سست نہو جانا) پھر جسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اُسکی مشقت تو اِس قدر جسکی رسالت نے انس و جن و شرق و غرب کو گھیر لیا اُسکی محنت کس قدر پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر اور جتنی خدمت اُتنی ہی قدر افضل العبادات احمزھا **ثالثاً** جیسا جلیل کام ہو ویسا ہی جلالت والا اُسکے لیے درکار ہوتا ہے بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہمون پر افسرانِ ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامرا

۱؎ ان میں بعض وجوہ افادۂ علمائے اعلام اور بعض ارشادات اللہ تعالےٰ سنوح فقیر غفرلہ ۱۲

حضور کو عموم بعثت سے دس وجہ سے افضلیت

وسردار اعظم کو لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ مین جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب
اُن خاص رسولون اور اِس رسول الکل مین ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین
رابعاً یوہین حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اُسے ویسے ہی
عالیشان کام پر مقرر کرین کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اُسکے
سرانجام نہونے کا موجب یوہین چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہون مین
اُسکے ہلکے پن کا جالب خامساً جتنا کام زیادہ اُتنا ہی اُسکے لئے سامان زیادہ
نواب کو اپنے انتظام ریاست مین فوج وخزانہ اُسی کے لائق درکار اور بادشاہ عظیم
خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اُسکے رتق وفتق ونظم ونسق مین اُسیکے موافق اور یہان
ساماں وہ تائید الٰہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا پر مبذول
ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم
جمیع انبیا سے اکثر واوفی ہون افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر
الرازی اقول پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیا کو اداے امانت وابلاغ رسالت مین کن
کن باتون کی حاجت ہوتی ہے حلم کہ گستاخی کفار پر تنگدل نہون دَعْ اَذٰھُمْ
وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ صبر کہ اُنکی اذیتون سے گھبرا نہ جائین فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ
مِنَ الرُّسُلِ تواضع کہ اُنکی صحبت سے نفور نہون وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ
اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رفق ولینت کہ قلوب انکی طرف راغب ہون
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ الآیہ رحمت کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہون
رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ شجاعت کہ کثرت اعدا کو خیال مین نہ لائین اِنِّیْ
لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ جود وسخاوت کہ باعث تالیف قلوب ہون

فان الانسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علی حب من احسن الیہا
وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ **عفو و مغفرت** کہ نادان جاہل فیض
پاسکین فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ **استغنا و فناعت**
کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کرین لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا
بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ **جمال عدل** کہ تثقیف و تادیب و تربیت امت مین جسکی رعایت
کرین وَاِنْ حَکَمْتَ بَیْنَھُمْ فَاحْکُمْ بِالْقِسْطِ **کمال عقل** کہ اصل فضائل و منبع
فواضل ہے ولہذا عورت کبھی نبی نہوئی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا
نہ کبھی اہل بادیہ و سکان دِہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت انکی طینت ہوتی ہی اِلَّا
رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی ای اہل الامصار حدیث مین ہے[۱] مَنْ بَدَا جَفَا
اسی طرح نظافت نسب و حسن سیرت و صورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ
انکی کسی بات پر نکتہ چینی نہو غرض یہ سب انھین خزائن سے ہین جوان سلاطین حقیقت
کو عطا ہوتے ہین پھر جسکی سلطنت عظیم اسکے خزائن عظیم حدیث[۲] مین ہے ان اللہ
تعالی ینزل المعونۃ علی قدر المؤنۃ تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب
اخلاق فاضلہ و اوصاف کاملہ مین تمام انبیا سے اتم و اکمل و اعلی و اجل ہون اسی
لئے خود ارشاد فرماتے ہین انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مین اخلاق حسنہ
کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا اخرجہ البخاری فی الادب وابن سعد والحاکم
والبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بسند صحیح وہب بن منبہ فرماتے
ہین مین نے اکہتر کتب آسمانی مین لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک
تمام جہان کے لوگون کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

[۱] اخرجہ احمد عن البراء بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس بسند حسن ۱۲ منہ
[۲] اخرجہ ابن عدی وابن لال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ تمامہ وینزل الصبر علی قدر البلاء ۱۲ منہ

کی عقل کے آگے ایسی ہی جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ
سا دسا ہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہین
بلکہ اولین و آخرین سب کو حاوی ترمذی[1] جامع مین بافادہ تحسین فی اللفظلہ اور
حاکم و بیہقی و ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اور احمد[2] مسند اور بخاری تاریخ مین اور
ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالی عنہ سے اور بزار[3] و طبرانی و ابونعیم
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما[4] اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر
الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن[1] سعد ابن ابی الجدعا و مطرف بن عبداللہ
بن الشخیر و عامر رضی اللہ تعالی عنہم سے باسانید متباینہ و الفاظ متقاربہ راوی حضور
پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی گئی متی وجبت لک النبوۃ
حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی فرمایا و آدم بین الروح والجسد جبکہ
آدم درمیان روح اور جسد کے تھے جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ مین
حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ قوی الخ ۹

آدم سر و تن بآب و گل داشت	کو حکم بملک جان و دل داشت

اِسی لئے اکابر علما تصریح فرماتے ہین کہ جسکا خدا خالق ہی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اسکے رسول ہین شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالی علیہ مدارج النبوت مین فرماتے ہین

چون بود خلق آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدای تعالے
او را بسوئے کافۂ ناس و مقصور نگردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن و انس را
بلکہ بر جن و انس نیز مقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را پس ہر کہ اللہ تعالی
پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رسول اوست۔ اب تو یہ دلیل در بھی

زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگون کو ہوتی وہ نسبت اِس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق وہر فرد ماسوی اللہ یہانتک کہ خود حضرات انبیا ومرسلین کو ہے اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی والحمد للہ رب العلمین آیت رابعہ قال عز من قائل تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط یہ رسول ہین کہ ہم نے اُن مین بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ اُن مین وہ ہین جنسے خدا نے کلام کیا اور اُن مین بعض کو درجون بلند فرمایا۔ ائمہ فرماتے ہین یہان اِس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہین۔ کہ اُنھین سب انبیا پر رفعت عظمت بخشی کما نص علیہ البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرھم واقتصار الجلالین دلیل انہ اصح الاقوال لالتزام ذلک فی الجلالین اور یون مبہم ذکر فرمانے مین حضور کے ظہور فضیلت وشہرت سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے یعنی یہ وہ ہین کہ نام لو یا نہ لو انھین کیطرف ذہن جائیگا اور کوئی دوسرا خیال مین نہ آئیگا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہین کہ اِس ابہام نام مین کیا لطف ومزہ ہے ع

اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسی داری ۵

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید	کہ ز انفاس خوشش بوئے کسی می آید

ع کسیکا دو قدم چلنا یہان پامال ہوجانا۔ آیت خامسہ قال تبارک اسمہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ہ وہی ہے جسنے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین لیکر کہ اُسے

۵ استدل الامام ابن سبع بهذه الآية على ان شرعنا ناسخ لسائر الشرائع كما ذكره فی الخصائص الکبری قال فان الدین فی الآیة للجنس یعنی علی عمومه فیشمل الادیان الحقة السابقة بغیر المخصص والادیان الکفار الموجودة فی زمن الاسلام فهو الکلام ۱۲ منہ

غالب کرے سب دینون پر اور خدا کافی ہے گواہ) اور اس اُمت مرحومہ سے فرماتا ہے
کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تم سب سے بہتر اُمت ہو کہ لوگون کے لئے ظاہر
کی گئی آیاتِ کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ و اکمل اور حضور کی اُمت
سب اُمم سے بہتر و افضل تو لاجرم اِس دین کا صاحب اور اِس اُمت کا آقا سب دینو
اُمت والون سے افضل و اعلیٰ امام احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ و حاکم معویہ
بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اِس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین انکم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا
واکرمھا علی اللہ تم ستر امتون کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک اُن سب سے بہتر و
بزرگ تر تم ہو۔ **آیت سادسہ** قال جلت عظمتہ یٰاٰدَمُ اسکُن اَنتَ وَزَوجُکَ
الجَنَّۃَ و قال تعالیٰ یٰنُوحُ اھبِط بِسَلٰمٍ مِّنَّا و قال تعالیٰ یٰاِبرٰھِیمُ قَد صَدَّقتَ
الرُّؤیَا و قال تعالیٰ یٰمُوسٰی اِنِّی اَنَا اللہُ و قال تعالیٰ یٰعِیسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیکَ و قال
تعالیٰ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلنٰکَ خَلِیفَۃً و قال تعالیٰ یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ و قال تعالیٰ
یٰیَحیٰی خُذِ الکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ط غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیاے کرام کو
نام لیکر پکارتا ہے مگر جہان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا
ہے حضور کے اوصاف جلیلہ و القاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرسَلنٰکَ
اے نبی ہمنے تجھے رسول کیا یٰاَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ اے رسول پہونچا
جو تیری طرف اُترا یٰاَیُّھَا المُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیلَ اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات مین
قیام فرما یٰاَیُّھَا المُدَّثِّرُ قُم فَاَنذِر اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگون کو ڈر
سُنا یٰسٓ وَالقُراٰنِ الحَکِیمِ اِنَّکَ لَمِنَ المُرسَلِینَ اے یٰس یا اے سردار مجھے قسم ہے

۱۰ / استدل بہذہ الآیۃ الرازی والتفتازانی والقسطلانی وابن حجر المکی وغیرھم والعبد الضعیف فی رسالتہ الاولیٰ وسلمت من الجدال کما یعرفہ المتامل ۱۲ منہ

حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلون سے ہے طٰہٰ o مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی
اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہمنے تجھپر قرآن اِسلئے نہین اُتارا کہ تو مشقت مین پڑے
ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو اِن نداؤن اور ان خطابون کو سُنے گا بالبداہتہ حضور سید
المرسلین و انبیاے سابقین کا فرق جان لے گا o

یاآدم ست باپدر انبیا خطاب	یاایھا النبی	خطاب محمدؐ ست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علماے کرام فرماتے ہین
بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے لیکر پکارے اور اُن مین خاص ایک مقرب کو
یون ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت اے نائب سلطنت اے صاحب عزت اے
سردار مملکت تو کیا کسیطرح محل ریب و شک باقی رہیگا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی مین سب سے
زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد واراکین سے بڑھکر پیارا ہے
فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ خصوصاً یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ o و یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ تو وہ پیارے
خطاب ہین جنکا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہین اِن آیتون کے نزول کیوقت سید
عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاپوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے اُسی وضع و
حالت سے حضور کو یاد فرماکر ندا کی گئی بلاتشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے
محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے - او دھانی دوپٹے والے ع او دامن اُٹھاکے
جانے والے - فسبحٰن اللہ والحمد للہ والصلاۃ الزھراء علی الحبیب ذی البہاء
ثم اقول نہایت یہ ہے کہ اشقیاے یہود مدینہ و مشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ
گفتگوئین کرتے اُن مقالات خبیثہ کو بغرض رد و ابطال و مژدہ رسانی عذاب و
نکال بارہا نقل فرمایا گیا مگر اُن گستاخونکی اُس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لیکر حضور

کو پکارنے محل نقل مین بھی ذکر نہ آیا ہان جہان اُنھون نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی اگرچہ اُنکے زعم مین بطور استہزا تھی اُسے قرآن مجید نقل کر لایا کہ قالوا یا ایھا الذی نزل علیہ الذکر بولے اے وہ جسپر قرآن اترا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم کہ اُن سے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہین یٰنوح قد جادلتنا۔ ءانت فعلت ھٰذا بالٰھتنا یٰابراھیم۔ یٰموسیٰ ادع لنا ربک بما عھد عندک۔ یٰصٰلح ائتنا بما تعدنا یٰشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول۔ بلکہ اُس زمانہ کے مطیعین بھی انبیا علیہم الصلاۃ والتسلیم سے یوہین خطاب کرتے ہین اور قرآن عظیم نے اُسیطرح اُن سے نقل فرمائی اسباط نے کہا یٰموسیٰ لن نصبر علیٰ طعامٍ واحدٍ حواریون نے کہا یٰعیسیٰ ابن مریم ھل یستطیع ربک یہان اُسکا یہ بند وبست فرمایا کہ اِس اُمت مرحومہ پراس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لیکر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا قال اللہ تعالیٰ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا رسول کا پکارنا آپس مین ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہ اے زید اے عمرو بلکہ یون عرض کرو یارسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ یا سید المرسلین یا خاتم النبین۔ یا شفیع المذنبین۔ صلے اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک اجمعین۔ ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِس آیت کی تفسیر مین راوی قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھٰھم اللہ عن ذلک اعظاما لنبیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ۔ یعنے پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جاتا اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی

حضور کو نام لیکر پکارنا حرام ہے

کی تعظیم کو اِس سے نہی فرمائی جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا کرتے
بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابو نعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمۂ
مذکورہ مین راوی لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یعنی
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو) اسیطرح امام قتادہ
تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ولہذا علما تصریح
فرماتے ہین حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لیکر ندا کرنی حرام ہے اور
واقعی محل انصاف ہے جسے اُسکا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لیکر نہ پکارے غلام
کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے
فرمایا اگر یہ لفظ کسی دعا مین وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی
جیسے دعائے یا محمد انی توجہت بک الی ربی تاہم اُسکی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ
کہنا چاہیے حالانکہ الفاظ دعا مین حتے الوسع تغیر نہین کیجاتی کما یدل علیہ حدیث
نبیک الذی ارسلت و رسولک الذی ارسلت یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر
اہل زمانہ غافل ہین نہایت واجب الحفظ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے اِسکی تفصیل اپنے
مجموعہ فتاویٰ مسمے بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مین ذکر کی و باللہ
التوفیق خیر یہ تو خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ تھا حضور کے
صدقے مین اِس اُمت مرحومہ کا خطاب بھی خطاب اُمم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا
اگلی امتون کو اللہ تعالیٰ یا یہا المسٰکین فرمایا کرتا توریت مقدس مین جا بجا یہی لفظ
ارشاد ہوا ہے قالہ خیثمہ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص
الکبریٰ ۔ اور اِس اُمت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا گیا ہے

یعنے اے ایمان والو! اُمتی کے لئے اِس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے آخر نہ سُنا کہ فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤگے **آیت سابعہ** قال جل جلالہ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ○ حق جل وعلا اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے فرماتا ہے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں وقال تعالیٰ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ ○ میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تو اس شہر میں جلوہ فرما ہے وقال تعالیٰ وَقِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ مجھے قسم ہے رسول کے اِس کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے وقال تعالیٰ وَالْعَصْرِ ۙ قسم زمان برکت نشان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) اے مسلمان یہ مرتبہ جلیلہ اُس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے اُنکے شہر کی قسم کھائی اُنکی باتوں کی قسم کھائی اُن کے زمانے کی قسم کھائی اُنکی جان کی قسم کھائی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہاں اے مسلمان محبوبیت کبریٰ کے یہی معنے ہیں والحمد للہ رب العالمین ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماحلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعالیٰ لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ○ وحیاتک یا محمد یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسیکی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ آیۂ لعمرک میں فرمایا مجھے تیری جان کی قسم ۂ محمد ابو یعلے ابن جریر ابن مردویہ بیہقی ابو نعیم ابن عساکر بغوی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی تعالےٰ عنہما سے راوی

قرآن عظیم نے حضور کی کس کس چیز کی قسم کھائی

ف ۱ قلت اغفل الامام القسطلانی هذه الآیة فی المواهب وقد سبقه فیها هذا لمعنی الامام النسفی فی المدارک ۱۲ منہ

ف ۲ وذکره هذا التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیره وتبعهما القسطلانی والزرقانی ۱۲ منہ

ما خلق اللہ وما ذرا وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا نہ پیدا کیا نہ آفرینش فرمایا جو اُسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو نہ کبھی اُنکی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی مین بہک رہے ہین) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض مین ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث طویل مین حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہین بابی انت وامی یا رسول اللہ قد بلغ من فضیلتک عند اللہ تعالےٰ ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتک عندہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی نہ باقی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہان اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاکِ پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج مین فرماتے ہین۔ این لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت چون گویند کہ سوگند میخورد بخاک پائے حضرت رسالت و نظر بحقیقت معنی صاف وپاک است کہ غبارے نیست بر آن و تحقیق این سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزۃ جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود

ذکرہ فی الاحیاء والمدخل بطولہ وفی المواہب والنسیم کلمات منہ وکذا الامام القاضی عیاض فی الشفاء وعزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناہل الصفا لصاحب اقتباس الانوار ولابن الحاج فی مدخلہ [illegible]

براے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آن چیزیست نزد مردم و نسبت بایشان تا بدانند

کہ آن امرے عظیم و شریف ست نہ آنکہ اعظم ست نسبت بوی تعالیٰ الخ آیت تا ہمینہ

قرآن عظیم مین جابجا حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور.

جسکے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیا طرح طرح سے حضرات انبیا مین سخت کلامی و

بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلاۃ والسلام اپنے حلم عظیم فضل کریم کے

لائق جواب دیتے سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے انکی قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ

فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ بیشک ہم تمھین کھلا گمراہ سمجھتے ہین) فرمایا يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ

لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اے میری قوم مجھے گمراہی سے کچھ بھی علاقہ نہین

مین تو رسول ہون پروردگار عالم کی طرف سے) سیدنا ہود علیہ الصلاۃ والسلام

سے عاد نے اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ یقیناً ہم

تمھین حماقت مین خیال کرتے ہین اور ہمارے گمان مین تم بیشک جھوٹے ہو)

فرمایا يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اے میری

قوم مجھ مین اصلا سفاہت نہین مین تو پیغمبر ہون رب العلمین کا) سیدنا شعیب علیہ الصلاۃ

والسلام سے مدین نے اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَا

اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ٥ ہم تمھین اپنے مین کمزور دیکھتے ہین اور اگر تمہارے ساتھ کے یہ چند

آدمی نہوتے تو ہم تمھین پتھرون سے مارتے اور کچھ تم ہماری نگاہ مین عزت والے

نہین) فرمایا يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ

اے میری قوم کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ

زبردست ہین اور اُسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو) سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

سے فرعون نے کہا اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ہ میرے گمان مین تو اے موسی
تم پر جادو ہوا) فرمایا لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بَصَآئِرَ ج وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ہ تو خوب جانتا ہے کہ انھین نہ اُتارا
مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلون کی آنکھین کھولنے کو اور میرے یقین مین
تو اے فرعون تو ہلاک ہونیوالا ہے) مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت والا عظمت
مین کفار نے جو زبان درازی کی ہے ملک السموات والارض جل جلالہ خود متکفل
جواب ہوا ہے اور محبوب اکرم مطلوب اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف سے
آپ مدافعہ فرمایا ہے طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی جا بجا رفع الزام
اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی یہان تک کہ غنی مغنی عز مجدہ نے ہر جواب وخطاب سے
حضور کو غنی کر دیا اور اللہ تعالی کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا
حضور کے لئے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبہ عظمی ہے کہ نہایت نہین رکھتا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ہ (۱) کفار نے کہا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ
نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ہ اے وہ جنپر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو)
حق جل علا نے فرمایا نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ہ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ہ
قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہین وَاِنَّ
لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ہ اور بیشک تیرے لئے اجر بے پایان ہے) کہ تو ان
دیوانون کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے مجنون تو جلتی ہوا سے
اُلجھا کرتے ہین تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلا مین تو بتا دے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

آیات سورۂ ن

اور بیشک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے) کہ ایک حلم وصبر کیا تیری جو خصلت ہے اِس درجہ عظیم وباشوکت ہے کہ اخلاقِ عاقلانِ جہان مجتمع ہوکر اُسکے ایک شمّہ کو نہین پہونچتے پھر اُس سے بڑھکر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے مگر یہ اُن کا اندھاپن بھی چندروز کا ہے فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لینگے کہ تم مین کسے جنون ہے) آج اپنی بیخردی و دیوانگی دکورباطنی سے جو چاہین کہہ لین آنکھین کھلنے کا دن قریب آتا ہے اور دوست ودشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا

آیاتِ والضحیٰ

(۲) وحی اُترنے مین جو کچھ دنون دیر لگی کافر بولے ان محمدا ودعہ ربہ وقلاہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُنکے رب نے چھوڑدیا اور دشمن پکڑا) حق جل وعلا نے فرمایا وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخسارون پر بکھر آئے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا) اور یہ اشقیا بھی دل مین خوب سمجھتے ہین کہ خدا کی تجھپر کیسی مہر ہے اُس مہر ہی کو دیکھکر جلے جاتے ہین اور حسد وعناد سے یہ طوفان جوڑتے اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہین مگر یہ خبر نہین کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ۝ بیشک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے وہان جو نعمتین تجھے ملین گی نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے مین آئین جن کا اجمال یہ ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہوجائیگا) اُسدن دوست دشمن سب پر کھل جائیگا کہ تیرے برابر کوئی محبوب تھا خیر اگر آج یہ اندھے آخرت

کا یقین نہین رکھتے تو تجھپر خدا کی عظیم جلیل کثیر جزیل نعمتین رحمتین آج کی تو نہین
قدیم ہی سے ہین کیا تیرے پہلے احوال اُنھون نے نہ دیکھے اور اُن سے یقین
حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھپر ہے ایسی نہین کہ کبھی بدل جائے اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی
الیٰ آخرہ سورہ) (۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہین حق جل و علا نے
فرمایا یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اے سردار مجھے قسم حکمت والے
قرآن کی تو بیشک مرسل ہے (۴) کفار نے حضور کو شاعری کا عیب لگایا حق جل و
علا نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ نہ ہم نے اُنھین شعر سکھایا اور
نہ وہ اُن کے لائق تھا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ وہ تو نہین مگر نصیحت اور
روشن بیان والا قرآن (۵) منافقین حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان مین گستاخیان کرتے اور اُن مین کوئی کہتا ایسا نہ کہو کہین اُن تک خبر پہونچے
کہتے پہونچیگی تو کیا ہوگا ہم سے پوچھینگے ہم مکر جاینگے قسمین کھا لینگے اُنھین یقین آجائیگا کہ هُوَ
اُذُنٌ وہ تو کان ہین جیسی ہم سے سنینگے مان لینگے حق جل و علا نے فرمایا اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ
وہ تمھارے بھلے کے لئے کان ہین کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے اور بکمال حلم و کرم چشم
پوشی فرماتے ہین ورنہ کیا اُنھین تمھارے بھیدون اور خلوت کی چھپی باتون پر آگاہی نہین
یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ خدا پر ایمان لاتے ہین اور وہ تمھارے اسرار سے اُنھین مطلع کرتا ہی پھر تمھاری
جھوٹی قسمون کا اُنھین کیونکر یقین آئے ہان وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والون کی بات
واقعی مانتے ہین کہ اُنھین انکے دل کی سچی حالتون پر خبر ہے اسلئے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ مہربانی ہین اُنپر جو تم مین ایمان لائے کہ اُن کے طفیل سے اُنھین ہمیشگی
کے گھر مین بڑے بڑے رتبے ملتے ہین اور اگرچہ یہ بھی اُن کی رحمت ہے کہ دنیا

آیات سورۂ یٰس

آیت سورۂ توبہ

مین تم سے چشم پوشی ہوتی ہے مگر اسکا نتیجہ اچھا نہ سمجھو کہ تمھاری گستاخیون سے اُنھین ایذا پہونچی ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دین اُن کے لیئے دکھ کی مار ہے) (۶) ابن اُبی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۝ حق جل وعلا نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ عزت تو ساری خدا و رسول و مومنین ہی کے لیئے ہے پر منافقون کو خبر نہین (۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا حق جل جلالہ نے فرمایا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ بیشک ہم نے تمھین خیر کثیر عطا فرمائی) کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت کرورون صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہین جانتا اور تمھاری ثنا کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہان مین بجے گا اور تمھارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک و آفاقِ زمین مین پڑھا جائیگا پھر اولاد بھی تمھین وہ نفیس و طیب عطا ہوگی جنکی بقا سے بقائے عالم مربوط رہیگی اسکے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہین اور تم سا مہربان باپ اُن کے لیئے کوئی نہین بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہوتے تو کچھ بھی نہوتا اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی اسیلئے جب ابو البشر آدم تمھین یاد کرتے یون[۵] کہتے یا ابنی صورة و ابای معنی اے ظاہر مین میرے بیٹے اور حقیقت مین میرے باپ) پھر آخرت مین جو تمھین ملنا ہے اُسکا حال تو خدا ہی جانے جب اُسکی یہ عنایت بیغایت تمہید دول ہو تو

کریمہ سورہ منافقون

کریمہ سورہ کوثر

حضور کا عام مسلمانون کے باپ ہونا

[۵] ذکرہ العلامة ابن الحاج فی المدخل ۱۲ منہ

تم اُن اشقیا کی زبان درازی پر کیون ملول ہو بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اپنے
رب کے شکرانہ مین اُسکے لئے نماز پڑھو اور قربانی کر اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ
جو تمھارا دشمن ہی وہی نسل بریدہ ہے) کہ جن بیٹون پر اُسے ناز ہی یعنی عمرو و ہشام
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی اُسکے دشمن ہو جائین گے اور تمھارے دین حق مین
آکر بوجہ اختلاف دین اُسکی نسل سے جدا ہو کر تمھارے دینی بیٹون مین شمار کئے
جائینگے پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا اِس سے نام بد کا باقی رہنا
ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمھارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا
جائیگا اور روز قیامت اِن گستاخیون کی پوری سزا پائیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ
(۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ دارون کو
جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی ابو لہب شقی نے
کہا تبا لک سائر الیوم الھذا جمعتنا ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمھارے لئے ہمیشہ
کو کیا ہمین اس لئے جمع کیا تھا) حق جل وعلا نے فرمایا تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ سورۂ تبت
ٹوٹ گئے دونون ہاتھ ابو لہب کے اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ
وَمَا كَسَبَ اُسکے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کمایا سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ
اب پیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ مین وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اور اُسکی جورو
لکڑیون کا گٹھا سر پر لئے فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ اُسکے گلے مین مونجھ کی
رسی) بالجملہ اس روش کی آیتین قرآن عظیم مین صدہا نکلین گی۔ اسی طرح حضرت
یوسف و بتول مریم اور ادھر ام المومنین صدیقہ علی سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کے
قصے اِس مضمون پر شاہد عدل ہین حضرت والد قدس سرہ الماجد سرور القلوب فی

ذکر المحبوب فرماتے ہین حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے اور حضرت مریم کو حضرت
عیسیٰ کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی اور جب حضرت عائشہ پر
بہتان اٹھا خود انکی پاک دامنی کی گواہی دی اور سترہ آیتین نازل فرمائین
اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی
طہارت و پاکی پر خود گواہی دین اور عزت و امتیاز اُن کا بڑھائین اتنے محل غور
ہے جب اراکین دولت و مقربان حضرت سے باغیان سرکش گستاخی و بے
ادبی پیش آئین اور بادشاہ اُن کے جوابون کو انھین پر چھوڑ دے مگر ایک سردار
بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اُسکی جناب مین کرین
حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے بلکہ بہ نفس نفیس اُسکی طرف
سے تکفل جواب کرے کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھکر یقین قطعی نکرے گا کہ
سرکار سلطانی مین جو اعزاز اِس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہین اور جو
خاص نظر اسکے حال پر ہے اورون کا حصہ اُس مین نہین والحمد للہ رب العلمین
آیت تاسعہ قال تعالیٰ عظمتہ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿قریب
ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے مقام مین﴾ صحیح بخاری و جامع ترمذی مین
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے قال سئل رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ہو الشفاعۃ
﴿حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے
ارشاد فرمایا شفاعت﴾ اسیطرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
سئل عنہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ عَسٰی اَنْ

يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ فقال ھی الشفاعۃ اور شفاعت کی حدیثین صحیح متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ مین مروی و مسطور جنکی بعض انشاء اللہ تعالے ابھی کلام دوم مین مذکور ہونگی اُس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلاۃ والسلام نفسی نفسی فرماینگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم انا لہا انا لہا (مین ہون شفاعت کے لئے مین ہون شفاعت کے لئے) انبیاء و مرسلین و ملئکہ مقربین سب ساکت ہونگے اور وہ متکلم سب سر بگریبان وہ ساجد و قائم سب محل خوف مین وہ آمن و ناعم سب اپنی فکر مین اُنھین فکر عوالم سب زیر حکومت وہ مالکِ حاکم بارگاہ الٰہی مین سجدہ کرینگے اُن کا رب اُنھین فرمائیگا یا محمد ارفع رأسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمھاری عرض سُنی جائیگی اور مانگو کہ تمھین عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت مقبول ہے) اُس وقت اولین و آخرین مین حضور کی حمد و ثنا کا غلغلہ پڑجائے گا اور دوست دشمن موافق مخالف ہر شخص حضور کی فضیلت کبرےٰ و سیادتِ عظمیٰ پر ایمان لائیگا والحمد للہ رب العلمین ۝

مقام تو محمود و نامت محمد
بدینسان مقامی و نامی کہ دارد

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل مین فرماتے ہین عن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ قال ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ عسیٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ قال یقعدہ علی العرش یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو خلیل بنایا اور بیشک

حضور کا روز قیامت عرش الٰہی پر جلوس فرمانا

تمہارے آقا محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اوسکے نزدیک عزیز و جلیل ہیں پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا اللہ تعالےٰ اونہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا) وعزا نحوہ فی المواہب للثعلبی امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی یجلسہ اللہ تعالےٰ معہ علی العرش اللہ تعالےٰ اونہیں اپنے ساتھ عرش پر بٹھائیگا یعنی معیتِ تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ مین ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن رحمہ اللہ تعالےٰ سے نقل کیا من انکر ھذا القول فھو متھم جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔ اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان مین چند اشعار نظم کیے کما فی نسیم الریاض ابو الشیخ حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی ان محمدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
یوم القیمۃ یجلس علے کرسی الرب بین یدی الرب بیشک محمد صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائینگے) معالم ہیں عبد اللہ
بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے یقعدہ علی الکرسی اللہ تعالیٰ اونہیں
کرسی پر بٹھائے گا) صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ
رب العلمین آیت عاشرہ قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات
ونقل اقوال وذکر احوال پر نگاہ کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم
کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے
یہ وہ بحر زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن
فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ الغنی
ان تفرقون سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا فقیر اول اون کے چند اخراجات ذکر
کرکے پھر بعض انتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے ظاہر
کریگا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بعض پر اقتصار کا باعث ہوا (۱) خلیل
جلیل علیہ الصلاۃ والتبجیل سے نقل فرمایا وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ط مجھے رسوا
نہ کرنا جس دن لوگ اوٹھائے جائیں حبیب قریب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
کے لیے خود ارشاد ہوا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج
جس دن خدا رسوا نہ کریگا۔ نبی اور اوسکے ساتھ والے مسلمانوں کو حضور کے صدقے میں صحابہ
بھی اس بشارت عظمے سے مشرف ہوئے (۲) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تمنائے

قرآن عظیم کے بعض تفصیلی ارشادات اوران میں انبیا سے حضور کا اقصیٰ تفضل حضور کا واضح امتیاز

وصال نقل کی اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ o حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود
بلا کر عطائے دولت کی خبر دی سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ (۳) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام
آرزوے ہدایت نقل فرمائی سَیَهْدِیْنِ o حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد
ہوا وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا o (۴) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کیلیے آیا
فرشتے اون کے معزز مہمان ہوے هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ
الْمُكْرَمِیْنَ o حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے فرمایا اون کے لشکری
وسپاہی بنے وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا ۔ یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ o وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ o (۵) کلیم
علیہ الصلاۃ والتسلیم کو فرمایا اونہوں نے خدا کی رضا چاہی ۔ وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ
رَبِّ لِتَرْضٰی o حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کیلئے بتایا خدا نے اون کی
رضا چاہی ۔ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی o
(۶) کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لیجانا بلفظ فرار نقل
فرمایا ۔ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ o حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہجرت
فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (۷) کلیم اللہ علیہ
الصلاۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمایا اَنَا اخْتَرْتُكَ
فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی o اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ لا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ
اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فوق السموات مکالمہ
فرمایا اور سب سے چھپایا ۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی o (۸) داود علیہ الصلاۃ
والسلام کو ارشاد ہوا ۔ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خواہش کی

پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے) حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کے بارے مین بقسم فرمایا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝
کوئی بات اپنی خواہش سے نہین کہتا وہ تو نہین مگر وحی کہ القا ہوتی ہے اب فقیر
عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق (۹) نوح وہود علیہما الصلاۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی
رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ الٰہی میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہون نے مجھے جھٹلایا)
محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝
اللہ تیری مدد فرمائیگا زبردست مدد (۱۰) نوح خلیل علیہما الصلاۃ والتسلیم سے نقل
فرمایا اونھون نے اپنی امتون کی دعاے مغفرت کی رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت
کی مغفرت مانگو وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط (۱۱) خلیل
علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے آیا اونہون نے پچھلون مین اپنے ذکر جمیل باقی رہنے
کی دُعا کی وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم سے خود فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ کہ جہان اولین وآخرین جمع ہون گے
حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔ (۱۲) خلیل علیہ الصلاۃ
والسلام کے قصے مین فرمایا اونھون نے قوم لوط علیہ الصلاۃ والسلام سے رفع
عذاب مین بہت کوشش کی يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ مگر حکم ہوا۔ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ج اے ابراہیم اس خیال مین نہ پڑ عرض کی اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ط اوس بستی
مین لوط تو ہے) حکم ہوا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ہمین خوب معلوم ہے جو وہان ہین

جبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ط اللہ ان کافرون پر بھی عذاب نہ کریگا جبتک اے رحمتِ عالم تو ان مین تشریف فرما ہے (۱۳) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ہ الٰہی میری قبول فرما۔ جبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اون کے طفیلیون کو ارشاد ہوا۔ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو مین قبول کرونگا (۱۴) کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ جبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ و فردوس اعلےٰ تک بیان فرمائی عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی ہ عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی ہ (۱۵) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی ھٰرُوْنَ ط جبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اوس سے منت عظمےٰ رکھی اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۱۶) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا ط جبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر جلوہ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کیلئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ہ جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا ابن جریر۔ ابن ابی حاتم۔ ابن مردویہ۔ بزار۔ ابو یعلےٰ۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج مین راوی ثم انتھی الی السدرۃ فغشیھا نور الخلاق عزوجل فکلمہ تعالےٰ عند ذلک فقال سل پھر حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ تک پہنچے خالق عزوجل کا نور اوس پر چھایا اوس وقت عز وجلالہٗ نے حضور سے کلام کیا اور فرمایا مانگو اہلٰحضا (۱۷) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات وقطع تعلق نقل فرمایا جب اونہون نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا عرض کی رَبِّ اِنِّی لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۵ الٰہی مین اختیار نہین رکہتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرماوے ہم مین اور اس گنہگار قوم مین حبیب صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ظل وجاہت مین کفار تک کو داخل فرمایا مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ط عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۵ یہ شفاعت کبرے ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل (۱۸) ہرون وکلیم علیہما الصلاۃ والتسلیم کے لئے فرمایا اونہون نے فرعون پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۵ اسپر حکم ہوا لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ۵ ڈرو نہین مین تمہارے ساتھ ہون سنتا اور دیکھتا حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط (۱۹) مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے حق مین فرمایا اون سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط اے مریم کے بیٹے عیسے کیا تو نے لوگون سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری مان کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو) معالم مین ہے اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اوٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہیگا پھر جواب عرض کرینگے جسکی حق تعالے تصدیق فرماتا ہے

جبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقون نے جھوٹے بہانے بنا کر نجانے کی اجازت لے لی اسپر سوال تو حضور سے بھی ہوا مگر یہان جو شان لطف و محبت و کرم و عنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ اللہ تجھے معاف فرمائے تو نے کیون اونہین اجازت دیدی) سبحن اللہ سوال پیچھے ہے اور یہ کمال محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العلمین (۲) مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا اونہون نے اپنی امتون سے مدد طلب کی فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ط جبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انبیا و مرسلین کو حکم نصرت ہوا لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اوس سے افضل و اعلیٰ انہین ملا اور جو انہین ملا وہ کسی کو نہ ملا ۵

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وکرم والحمد للہ رب العلمین

ہیکل دوم مین لآلی متلالی احادیث جلیلہ

تابش اول چند حدیثی باثبات علاوہ آیات کریمہ قرآنی

وحی اول۔ حاکم بیہقی طبرانی آجری ابونعیم ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

له وقال صحیح الاسناد واقره علیه العلامة ابن امیر الحاج فی الحلیة و السبکی فی شفاء السقام رفعه والله عزوجل عندی انه لا ینزل عن درجة الحسن والله تعالےٰ اعلم ۱۲

حدیث اول

حدیث توسل آدم

فرماتے ہین لما اقترف آدم الخطیئة قال رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتك (وفی روایة عند الحاکم) فقال اللہ تعالٰے صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الی اما اذا سألتنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما غفرت لك وما خلقتك یعنی آدم علیه الصلاة والسلام نے اپنے رب سے عرض کی اے رب میرے صدقہ محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما رب العالمین نے فرمایا تونے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ مین اپنی روح ڈالی مین نے سر اوٹھایا تو عرش کے پایون پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اوسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اللہ تعالٰے نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اب کہ تو نے اوس کے حق کا وسیلہ کرکے مجھسے مانگا تو مین تیری مغفرت کرتا ہون اور اگر محمد (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) نہ ہوتا مین تیری مغفرت نکرتا نہ تجھے بناتا بیہقی و طبرانی کی روایت مین ہے آدم علیہ الصلاة والسلام نے عرض کی رأیت فی کل موضع من الجنة مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انه اکرم خلقك علیك مین نے جنت مین ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لکھا دیکھا تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔
آجری کی روایت میں ہے فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرا عندک
ممن جعلت اسمہ مع اسمک مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک
اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔

وحی دوم۔ حاکم بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی اوحی اللہ تعالے الی عیسے ان آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتک ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علے الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن۔ اللہ تعالے نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ ایمان لا محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اوس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اوس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ بناتا جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اُسے اُسے جنبش تھی میں نے اوس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا ٹھہر گیا

وحی سوم ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا حضور کو کیا فضل دیا فوراً جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے۔
ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وان کنت کلمت موسیٰ

واقرہ علیہ السبکی
فی شفاء السقام
والسراج البلقینی
فی فتاویہ ... جزم
المحقق العلامۃ
ابن حجر ... فی افضل القری
اقول ...
المحقق ابن الہمام
فی ... الاحرام
فتح القدیر ان الاقدام
علی التمسیح ...
حالا وعینا ... کیف
بالتعمیر وانت تعلم
من یعلم حجۃ علی من
لا یعلم
حدیث (۴۷)

فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء وانکنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطأت فی السماء موطئا لم یطاہ احد قبلک ولا یطاءہ احد بعدک وانکنت اصطفیت اٰدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علیّ منک وساق الحدیث الی ان قال ظل عرشی فی القیمۃ علیک ممدود وتاج الحمد علی راسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتے تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ماخلقت الدنیا اگر مین نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہین حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین مین کلام فرمایا تم سے آسمان مین کلام کیا اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمھارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان مین وہان پہنچے جہان نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو اور اگر مین نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہین ختم الانبیا ٹھہرایا اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا قیامت مین میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام مین نے اپنے نام سے ملایا کہ کہین میری یاد نہو جبتک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک مین نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے اونپر ظاہر کرون اگر تم نہ ہوتے مین دنیا کو نہ بناتا

وحی چہارم دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاک ماخلقت الجنۃ ولولاک ماخلقت النار میرے پاس

(حدیث ۴)

جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالے فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے مین جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے مین دوزخ کو نہ بناتا یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہین تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا جنت و نار کس کے لئے ہوتین اور خود جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جنپر تمہارے وجود کا پر تو پڑا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔ سه

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل   منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

وحی پنجم ابو نعیم حلیہ مین حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین اوحی اللہ تعالے الے موسی نبی بنی اسرائیل انہ من لقینی وهو جاحد باحمد ادخلته النار قال یا رب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منه کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموات والارض ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها هو وامته قال ومن امته قال الحمادون (وذکر صفتهم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلك الامة قال نبیها منها قال اجعلنی من امة ذالك النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینك و بینه فی دار الخلد اللہ تعالے نے موسی علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دیدے کہ جو احمد کو نہ مانے گا اوسے دوزخ مین ڈالونگا عرض کی ای میرے رب احمد کون ہے فرمایا مین نے کوئی مخلوق اوس سے زیادہ اپنی بارگاہ مین عزت والی نہ بنائی مین نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اوس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جب تک وہ اور اسکی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا عرض کی الٰہی اسکی امت کون ہے فرمایا وہ بڑی حمد کرنیوالی اور

اون کی اور صفات جلیلہ حق تعالے نے ارشاد فرمائین عرض کی الٰہی بے مجھے اوس امت کا نبی کر فرمایا اونکا نبی انہین مین سے ہوگا عرض کی الٰہی بے مجھے اوس نبی کی امت مین کر فرمایا تو زمانے مین مقدم اور وہ متاخر ہے مگر ہمیشگی کے گھر مین تجھے اور اسے جمع کرون گا۔

حدیث (۶)

وحی ششم۔ ابن عساکر و خطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی وقال لی یا محمد ھل غمک ان جعلتک آخر النبیین قلت لا (یا رب)[1] قال فھل غم امتک ان جعلتھم آخر الامم قلت لا (یا رب) قال اخبر امتک انی جعلتھم آخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم شب اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ مین اوس مین دو کمانون بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ مین نے تجھے سب انبیا سے متاخر کیا عرض کی نہین اے رب میرے فرمایا کیا تیری امت کو غم ہوا کہ مین نے انہین سب امتون سے پیچھے کیا مین نے عرض کی نہین اے رب میرے فرمایا اپنی امت کو خبر دے مین اونہین سب امتون سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتون کو اون کے سامنے رسوا کرون اور انہین کسی کے سامنے رسوا نہ کرون۔

حدیث (۷ و ۸)

وحی ہفتم۔ ابو نعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دلائل النبوۃ مین راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین

[1] اللفظ لابن عساکر لیست عندہ لفظۃ یا رب فی الموضعین انما زدتہ من عند الخطیب ۱۲ منہ

لما فرغت مما امرنی اللّٰہ بہ من امر السمٰوٰت قلت یارب انہ لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمتہ جعلت ابراھیم خلیلا وموسیٰ کلیما وسخرت لداؤد الجبال ولسلیمٰن الریح والشیاطین واحییت لعیسیٰ الموتی فما جعلت لی قال اولیس اعطیتک افضل من ذٰلک کلہ لا اذکر الا ذکرت معی الحدیث

جب مین حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللّٰہ تعالےٰ سے عرض کی اے رب میرے مجھ سے پہلے جتنے انبیا تھے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم کو خلیل کیا موسیٰ کو کلیم داؤد کیلئے پہاڑ مسخر کئے سلیمان کیلئے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ کے لئے مردے جلائے میرے لئے کیا کیا۔ ارشاد ہوا کیا مین نے تجھے ان سب سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے یہ لفظ حدیث انس رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ کے ہین اور حدیث ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے یون ہے رب جلالہ نے فرمایا ما اعطیتک خیر من ذٰلک اعطیتک الکوثر وجعلت اسمک مع اسمی ینادی بہ فی جوف السماء (الیٰ ان قال) وخبأت شفاعتک ولم اخبأھا لنبی غیرک یعنی جو مین نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے مین نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور مین نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان مین اُسکی ندا ہوتی ہے اور مین نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔

حدیث (۹)

وجہ ہشتم امام اجل حکیم ترمذی و بیہقی و ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا وموسیٰ نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال وعزتی وجلالی

لاوثرن حبیبی علی خلیلی ونجیی اللہ تعالے نے ابراہیم کو خلیل اور موسی کو نجی کیا
اور مجھے اپنا حبیب پھر فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے
خلیل اور نجی پر تفضیل دون گا۔

حدیث (۱۰) وحی نہم ابن عساکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین قال لی ربی عزوجل نحلت ابراہیم خلتی
وکلمت موسی تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا (مجھسے میرے رب عزوجل
نے فرمایا مین نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسے سے کلام کیا اور تجھے اے
محمد اپنا مواجہہ عطا فرمایا) کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

حدیث (۱۱) وحی دہم بیہقی وہب بن منبہ سے راوی ان اللہ تعالے اوحی فی الزبور یاداود
انہ سیاتی بعدک من اسمہ احمد ومحمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ابداً
ولا یعصینی ابدا (الی قولہ) امتہ امۃ مرحومۃ اعطیتھم من النوافل
مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی
الانبیاء والمرسلین حتے یاتونی یوم القیمۃ ونورھم مثل نور الانبیاء
(الی ان قال) یا داود انی فضلت محمدا وامتہ علی الامم کلھم الی آخرہ اللہ
تعالے نے زبور مقدس مین وحی بھیجی اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئیگا
جس کا نام احمد و محمد ہے مین کبھی اوس سے ناراض نہونگا نہ وہ کبھی میری نافرمانی
کریگا اوسکی امت امت مرحومہ ہے مین نے اونہین وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبرون کو
دے اور اونپر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیا و رسل پر فرض تھے یہانتک کہ وہ
لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہونگے کہ اونکا نور مثل نور انبیا کے

قیامت مین اس امت کا نور انبیا کی مثل ہوگا

ہوگا اے داؤد مین نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اسکی امت کو تمام امتون پر فضیلت بخشی) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وحی یازدہم۔ ابونعیم و بیہقی حضرت کعب احبار سے راوی اونکے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے۔ اور حضرات انبیا بلائے گئے ہر نبی کے ساتھ اوسکی امت آئی ہر نبی کے لئے دو نور ہین اور اونکے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی مین چلتا ہے پھر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے۔ اون کے سر انور و روئے منور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بکے بلند ہین جنہین دیکھنے والا تمیز کرے اور اون کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کیطرح دو دو نور ہین جسکی روشنی مین راہ چلتا ہے کعب نے خواب سنکر فرمایا باللہ الذی لا الہ الا ہو لقد رأیت ہذا فی منامک تجھے قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین تو نے یہ واقعہ خواب مین دیکھا کہا ہان کہا والذی نفسی بیدہ انہا الصفۃ محمد وامتہ وصفۃ الانبیاء واممہا فی کتاب اللہ تعالیٰ کانما قرأتہ فی التورٰۃ قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک بعینہ کتاب اللہ مین یونہین صفت لکھی ہے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اون کی امت اور انبیائے سابقین اور انکی امتون کی گویا تو نے توریت مین پڑھکر بیان کیا

وحی دوازدہم امام قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ مین رسالہ میلاد امام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہوا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی حکم ہوا اے آدم اپنا سر اٹھا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے سر اوٹھایا سرا پردۂ عرش مین محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے فرمایا ہذا نور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد و

فی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اوس کا نام آسمان مین احمد ہے اور زمین مین محمد اگر وہ نہ ہوتا مین تجھے نہ بناتا نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔

وحی سیزدہم وفیہ اعنی فی المواہب مروی ہوا جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے باہر آئے ساق عرش اور ہر مقام بہشت مین نام پاک محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا عرض کی الٰہی یہ محمد کون ہے فرمایا ھذا ولدک الذی لولاہ ما خلقتک یہ تیرا بیٹا ہے یہ اگر نہ ہوتا مین تجھے نہ بناتا عرض کی الٰہی اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما ارشاد ہوا اے آدم اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت ہم قبول فرماتے۔

وحی چہاردہم۔ امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے ناقل ان اللہ تعالے قال لنبیہ من اجلک اسطح البطحاء وامج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب یعنی اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے فرمایا مین تیرے لئے بچھاتا ہون زمین اور موجزن کرتا ہون دریا اور بلند کرتا ہون آسمان اور مقرر کرتا ہون جزا وسزا ذکرہ الزرقانی فی الشرح ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ مین پایا الحق ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہون تو کچھ نہ ہو
جان مین وہ جہان کی جان ہی تو جہان ہے

وحی پانزدہم فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی اللہ تعالے نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا قد منت علیک بسبعۃ

اشیاء اولھا انی لم اخلق فی السموات والارض اکرم علی منک مین نے تجھپر سات احسان کئے اون مین پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین مین کوئی تجھسے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین فرماتے ہین حق عزجلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلھا وعلی الامم حتی تدخلھا امتک جنت انبیا پر حرام ہے جبتک تم نہ داخل ہو اور امتون پر حرام ہے جب تک تمھاری امت نہ جائے

وحی ہفدہم علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر بخیر البشر پھر قسطلانی وشامی وحلبی و دلجی وغیرہم علما اپنی تصانیف جلیلہ مین ناقل رب العزۃ تبارک وتعالی کتاب شعیا علیہ الصلاۃ والسلام مین فرماتا ہے عبدی الذی سرت بہ نفسی انزل علیہ وحیی فیظھر فی الامم عدلی ویوصیھم الوصایا ولا یضحک ولا یسمع صوتہ فی الاسواق یفتح العیون العور والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیہ لا اعطی احدا مشفح یحمد اللہ حمدا جدیدا میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے مین اوسپر اپنی وحی اوتارونگا۔ وہ تمام امتون مین میرا عدل ظاہر کریگا اور انہین نیک باتون پر تاکیدین فرمائیگا بیجا نہ ہنسے گا اور بازارون مین اوسکی آوازہ نہ سنی جائیگی۔ اندھی آنکھین اور بہرے کان کو کھولدیگا اور غافل دلون کو زندہ کریگا مین جو اوسے عطا کرونگا وہ کسی کو نہ دونگا مشفح اللہ کی نئی حمد کریگا (مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام اور محمد سے

جنت انبیا پر حرام ہے جبتک حضور داخل نہون

ہموزن درہم معنی ہے یعنی بکثرت وبار بار بھرا ہا گیا۔

وہی ہاسجا ہم علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالے نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات
مین چند آیات توریت نقل فرمائین جن مین حق سبحانہ وتعالے ارشاد فرماتا ہے۔

توریت مین حضور کی نعت

یاموسی احمد انی اذمننت علیک مع کلامی ایاک بالایمان باحمد ولولم
تقبل الایمان باحمد ماجا ورتنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یاموسی
من لم یؤمن باحمد من جمیع المرسلین لم یصدقہ ولم یشتق الیہ کانت
حسناتہ مردودۃ علیہ ومنعتہ حفظ الحکمۃ ولا ادخل فی قلبہ نور
الہدی وامحو اسمہ من النبوۃ یاموسی من آمن باحمد وصدقہ
اولئک ہم الفائزون ومن کفر باحمد وکذبہ من جمیع خلقی اولئک
ہم الخاسرون اولئک ہم النادمون اولئک ہم الغافلون اے موسی میری
حمد بجالا جبکہ مین نے تجھپر احسان کیا کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا
فرمایا اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر مین مجھسے قرب نہ پاتا نہ میری
جنت مین چین کرتا اے موسی تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور
اوسکی تصدیق نہ کرے اور اسکا مشتاق نہ ہو اوسکی نیکیاں مردود ہون گی اور
اوسے حکمت کے حفظ سے روک دونگا اور اوسکے دل مین ہدایت کا نور نڈالونگا
اور اسکا نام دفتر انبیا سے مٹا دونگا اے موسی جو احمد پر ایمان لائے اور اسکی
تصدیق کی وہی ہین مراد کو پہنچے اور میری تمام مخلوق مین جس نے احمد سے انکار
اور اسکی تکذیب کی وہی ہین زیانکار وہی ہین پشیمان وہی ہین بیخبر الحمدللہ یہ آیتین
خوب ظاہر فرماتی ہین اوس عہد وپیمان کو جو آیہ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ مین مذکور ہوا

تذییل بعض روایات مین ہے حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے۔ یا محمد انت نور نوری وسر سری وکنوز ھدایتی وخزائن معرفتی جعلت فداك ملکی من العرش الی ماتحت الارضین کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك یا محمد۔ اے محمد تو میرے نور کا نور ہے اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان اور میری معرفت کے خزانے مین نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثرےٰ تک سب تجھپر قربان کردیا عالم مین جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہین اور مین تیری رضا چاہتا ہون اے محمد اللھم رب محمد صل علے محمد وآل محمد اسالك برضاك عن محمد ورضا محمد عنك ان ترضی عنا محمد او ترضی عنا بمحمد آمین الہ محمد وصل علے محمد وآل محمد وبارك وسلم

تابش دوم ارشادات حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابش تین جلووں سے مشعشع افگن

جلوۂ اول نصوص جلیہ مسئلۂ علیہ

ارشاد اول۔ احمد بخاری مسلم ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین۔ انا سید الناس یوم القیمۃ وھل تدرون مما ذلك یجمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد الحدیث بطولہ۔ مین روز قیامت سب لوگون کا سردار ہون کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے اللہ تعالی سب اگلے پچھلون کو ایک ہموار میدان

ف (الم نشرح) سیادت مطلقہ حضور والا کی احادیث

وسیع مین جمع کریگا، پھر حدیث طویل شفاعت ارشاد فرمائی۔ صحیح مسلم کی ایک
روایت مین ہے حضور کے لئے ثرید و گوشت حاضر آیا حضور نے دستِ گوسفند
کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا انا سید الناس یوم
القیٰمۃ مین قیامت کے دن سردار مردم ہون) پھر دوبارہ اس گوشت سے
قدرے تناول کیا اور فرمایا انا سید الناس یوم القیٰمۃ مین قیامت کے
دن سردار جہانیان ہون) جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ وجہ نہین
پوچھتے فرمایا الا تقولون کیفہ پوچھتے نہین کہ یہ کیونکر ہے صحابہ نے عرض کی
کیف ھو یا رسول اللہ ہان اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے فرمایا یقوم الناس
لرب العالمین لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی
ارشاد دوم مسلم ابو داؤد اونہین سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم فرماتے ہین انا سید ولد آدم یوم القیٰمۃ واول من ینشق عنہ القبر
واول شافع واول مشفع مین روز قیامت تمام آدمیون کا سردار ہون
اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت قبول ہو
ارشاد سوم احمد ترمذی ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی
حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا سید ولد آدم یوم
القیٰمۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذٍ آدم فمن
سواہ الا تحت لوائی الحدیث مین روز قیامت تمام آدمیون کا سردار ہون
اور یہ کچھ فخر سے نہین فرماتا اور میرے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہین
کہتا اوس دن آدم اور اون کے سوا جتنے ہین سب میری زیر لوا ہون گے۔

ارشاد چہارم دارمی بیہقی ابونعیم انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور حدیث ۱۶
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا سید الناس یوم
القیمۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر مین قیامت مین
سردار مردمان ہون اور کچھہ تفاخر نہین اور مین سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگا اور کچھہ افتخار نہین

ارشاد پنجم حاکم وبیہقی کتاب الرویۃ مین عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالےٰ حدیث ۱۷
عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا سید
الناس یوم القیمۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیمۃ
ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی آتی باب
الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد فاذا رأیت
ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ مین روز قیامت سب لوگون کا سردار ہون
اور کچھہ افتخار نہین ہر شخص قیامت مین میرے ہی نشان کے نیچے کشایش کا انتظار
کرتا ہوگا اور میرے ہی ساتھ لواء الحمد ہوگا مین جاؤنگا اور لوگ میرے ساتھ چلین گے
یہانتک کہ در جنت پر تشریف لیجا کر کھلواؤنگا پوچھا جائیگا کون ہے مین کہونگا
محمد کہا جائیگا مرحبا محمد کو صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پھر جب مین اپنے رب کو دیکھونگا
اوسکے حضور سجدے مین گر پڑونگا اوس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ارشاد ششم ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور حدیث ۱۸
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ارسلت الی الجن والانس
والی کل احمر واسود واحلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا
طھورا ومسجدا ونصرت بالرعب امامی شھرا واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز

العرش وخصصت بها دون الانبیاء واعطیت المثانی مکان التورٰیة والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور وفضلت بالمفصل وانا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرة ولافخر وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولافخر وبیدی لواء الحمد یوم القیمة وجمیع الانبیاء تحته ولافخر والیّ مفاتیح الجنة یوم القیمة ولافخر وبی تفتح الشفاعة ولافخر وانا سابق الخلق الی الجنة ولافخر وانا امامهم وامتی بالاثر بین جن و انس اور ہر سرخ وسیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیا سے الگ میرے ہی لئے غنیمتین حلال کی گئین اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے سورہ بقر کی پچھلی آیتین کہ خزانہ ہاے عرش سے ہین عطا ہوئین یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیا سے جدا اور مجھے توریت کے بدلے قرآن کی وہ سورتین ملین جن مین سو سے کم آیتین ہین اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیان اور زبور کے عوض حٰم کی سورتین اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور مین دنیا وآخرت مین تمام بنی آدم کا سردار ہون اور کچھ فخر نہین اور سب سے پہلے مین اور میری امت قبور سے نکلیگی۔ اور کچھ فخر نہین اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور تمام انبیا اوسکے نیچے اور کچھ فخر نہین اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہین اور مین تمام مخلوق سے پہلے جنت مین تشریف لیجاؤنگا اور کچھ فخر نہین مین اون سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے اللھم اجعلنی منھم وفیھم ومعھم بجاھه عندک آمین فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقا کی فضائل وخصائص پر مطلع رہے صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ارشاد ہفتم احمد بزار ابو یعلی اور ابن حبان اپنی صحیح مین حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین

جنت مین اول حضور پھر حضور کے امتی داخل ہونگے۔

حدیث (۱۹)

والآخرین تا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث شفاعت مین راوی لوگ آدم و نوح
و خلیل و کلیم علیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر
ہونگے حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے لیس ذاکم عندی ولکن انطلقوا
الی سید ولد آدم تمہارا یہ کام مجھسے نہ نکلے گا مگر تم اوسکے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم
کا سردار ہے لوگ خدمت اقدس مین حاضر ہونگے حضور والا جبریل امین علیہ الصلاۃ
والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے بھیجین گے رب تبارک و تعالےٰ اذن دیگا
حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہینگے رب عز مجدہ فرمائیگا سر اوٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع
ہوگی اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی حضور اقدس سر اوٹھائینگے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھینگے
فوراً پھر سجدے مین گرینگے ایک ہفتہ اور ساجد رہینگے رب جل جلالہ پھر وہی کلمات لطف
فرمائیگا حضور سر مبارک اوٹھائینگے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائینگے جبریل امین حضور کے بازو تھام کر
روک لینگے اسوقت حضور اپنے رب کریم سبحنہ سے عرض کرینگے اے رب جعلتنی سید ولد
آدم ولا فخر ای رب میرے تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہین الی آخر الحدیث۔
ارشاد ہشتم حاکم و بیہقی فضائل الصحابہ مین ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین انا سید العٰلمین مین تمام عالم کا سردار ہون
ارشاد نہم دارمی ترمذی ابو نعیم بسند حسن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
راوی در اقدس پہ کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار مین باتین کر رہے تھے حضور تشریف
فرما ہوئے اونہین اس ذکر مین پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالی نے ابراہیم کو خلیل بنایا
دوسرا بولا حضرت موسی سے بیواسطہ کلام فرمایا تیسرے نے کہا اور عیسی کلمۃ اللہ
و روح اللہ ہین چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہین جب وہ سب کہہ چکے

ف ۱ صححہ الحاکم وقال الامام المکی فی افضل القریٰ واقرہ علیہ وفی الحدیث قصۃ قلت واما انا فانما اوردتہ فی المتابعات والتسہیل ۱۲ منہ
ف ۲ السراج ہو الذی حققہ وفیہ البلقینی فوافقہ کما اثر عنہ فی افضل القریٰ وان خالف فیہ ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالےٰ ۱۲ منہ

حدیث ۲۰

حدیث ۲۱

حضور کی امت و حرمت مطلقہ کی الامامت

حضور پرنور صلوات اللہ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا مین نے تمھارا کلام
اور تمہارا التعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہین اور ہان وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰ نجی
اللہ ہین اور وہ بیشک ایسے ہی ہین اور عیسیٰ روح اللہ ہین اور وہ واقعی ایسے ہی
ہین اور آدم صفی اللہ ہین اور حقیقت مین وہ ایسے ہی ہین الا وانا حبیب اللہ
ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیٰمۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا
اول شافع واول مشفع یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ
فیفتح اللہ لی فید خلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین
والاٰخرین علی اللہ ولا فخر۔ سنلو اور مین اللہ کا پیارا ہون اور کچھ فخر مقصود نہین
اور مین روز قیامت لواء الحمد اوٹھاؤن گا جس کے نیچے آدم اور اون کے سوا سب
ہونگے اور کچھ تفاخر نہین اور مین پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہون اور کچھ
افتخار نہین اور سب سے پہلے مین دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤن گا۔ اللہ تعالےٰ میرے
لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر لیگا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہونگے اور یہ نازکی
راہ سے نہین کہتا اور مین سب اگلون پچھلون سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا
ہون اور یہ بڑائی کے طور پر نہین فرماتا۔

ارشاد دہم دارمی اور ترمذی با فادہ تحسین اور ابو یعلی و بیہقی و ابو نعیم انس
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
فرماتے ہین۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا
خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایئسوا
الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی انا اکرم ولد

آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھینگے اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ کے حضور چلیں گے اور میں اونکا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہجائیں گے اور میں اونکا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائینگے اور میں انہیں بشارت دونگا جب وہ ناامید ہوجائینگے۔ عزت اور خزاین رحمت کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اوس دن میرے ہاتھ میں ہوگا میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

ارشاد یازدہم۔ بخاری تاریخ میں اور دارمی بسند ثقات اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی و ابونعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر۔ میں پیشواے مرسلین ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔

ارشاد دوازدہم ترمذی بافادہ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالے خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا۔ اللہ تعالے نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا پھر اون کے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں

رکھا پھر اون کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے مین رکھا پھر اونکے خاندان کئے تو
مجھے بہتر خاندان مین رکھا پس مین تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور خاندان بھی
سب خاندانون سے افضل۔

ارشاد سیزدہم طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بہ سند خود
شفا شریف مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور
سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ تعالےٰ قسم الخلق قسمین
فجعلنی من خیرھم قسما فذلک قولہ تعالیٰ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ فانا
من اصحاب الیمین وانا خیر اصحب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی
خیرھا ثلثا وذلک قولہ تعالیٰ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَۃِ وَالسّٰبِقُوۡنَ
فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من
خیرھا قبیلۃ وذلک قولہ تعالیٰ وَجَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ فانا اتقی ولد آدم و
اکرمھم علی اللہ ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرھا بیتا وذلک قولہ
تعالیٰ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا ۔ اللہ
تعالیٰ نے خلق کی دو قسمین کین تو مجھے بہتر قسم مین رکھا اور یہ وہ بات ہے جو خدا
نے فرمائی دہنے ہاتھ والے اور بائین ہاتھ والے تو مین دہنے ہاتھ والون سے ہون
اور مین سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہون پھر ان دو قسمون کے تین حصے کئے
تو مجھے بہتر حصے مین رکھا اور یہ خدا کا وہ ارشاد ہے کہ دہنے ہاتھ والے اور بائین
ہاتھ والے اور سابقین تو مین سابقین مین ہون اور مین سب سابقین سے بہتر ہون
پھر اون تہون کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے مین رکھا اور یہ خدا کا وہ فرمان

ہے کہ ہم نے کیا تمھین شاخین اور قبیلے (یعنی الی قولہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ) بیشک تم سب مین زیادہ عزت والا خدا کے یہان وہ ہے جو تم سب مین زیادہ
پرہیزگار ہے) تو مین سب آدمیون سے زیادہ پرہیزگار ہون اور سب سے زیادہ
اللہ کے یہان عزت والا اور کچھ فخر مراد نہین پھر ان قبیلون کے خاندان کیے تو
مجھے بہتر خاندان مین رکھا اور یہ اللہ تعالے کا وہ کلام ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے
کہ تم سے ناپاکی دور کرے اے نبی کے گھر والو اور تمھین خوب پاک کر دے ستھرا کر
ارشاد چاردہم ابن عساکر و بزار بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی
حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین خیار ولد آدم خمسۃ
نوح وابراھیم وموسی وعیسی ومحمد وخیرھم محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
بہترین اولاد آدم پانچ ہین نوح وابراہیم وموسی وعیسی ومحمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
اور ان سب بہترون مین بہتر محمد ہین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تنبیہ ان کے سوا
اور نصوص واضحہ انشاء اللہ تعالی جلوہ سوم وتابش چہارم مین آئینگے وباللہ التوفیق

جلوۂ دوم جلائل متعلقہ باٰخرت

تابش اول وجلوۂ اول مین بھی بہت حدیثین اس مطلب کی مثبت گزرین
اون سے غفلت نہ چاہیئے واللہ الہادی۔
ارشاد پانزدہم صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین نحن
الاٰخرون السابقون یوم القیمۃ (زاد مسلم) ونحن اول من یدخل الجنۃ

ہم (زمانے مین) پچھلے اور قیامت کے دن (ہر فضل مین) اگلے ہین اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہونگے۔

حدیث ۲۸

ارشاد شانزدہم اُسی مین حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہین۔ ہم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق وہ قیامت مین ہمارے توابع ہونگے ہم دنیا مین پیچھے آئے اور قیامت مین پیشی رہینگے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائیگا۔

حدیث ۲۹

ارشاد ہفدہم دارمی عمرو بن قیس ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ تعالےٰ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ والی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسیٰ صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ الحدیث یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالےٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا ہم ظہور مین پچھلے اور روز قیامت رتبے مین اگلے ہین اور مین ایک بات فرماتا ہون جس مین فخر و ناز کو دخل نہین ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی اور مین اللہ کا حبیب اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختصر لی اختصارا علماء فرماتے ہین یعنے مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہون اور معنی کثیر یا یہ میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبرون مین کم دن رہنا پڑے اقول دباللہ التوفیق یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمرین کم کین

کہ مکارہِ دنیا سے جلد خلاص پائین گناہ کم ہون نعمت باقی تک جلد پہنچین آگے پایہ کہ میری امت کیلئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد مین نے تمہین اپنے حقوق معاف کیئے آپس مین ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ پایہ کہ میرے غلامون کے لیئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہی اتنی مختصر کردیگا کہ چشم زدن مین گذرجاینگے یا جیسے بجلی کوندگئی کما فی الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلامون کیلیئے اس سے کم دیر مین گذرجائیگا جتنی دیر مین دو رکعت فرض پڑھتے کما فی حدیث احمد وابی یعلیٰ وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی والبیہقی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت وریاضت مین نہ حاصل ہوسکین میری چند روزہ خدمت گاری مین میری اصحاب پر منکشف فرمادیئے پایہ کہ زمین سے عرش تک لاکھون برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت مین ہولیا پایہ کہ مجھپر کتاب اتاری جس کے معدود ورقون مین تمام اشیائے گذشتہ وآیندہ کا روشن مفصل بیان جسکی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھرجائین اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور پایہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ مین اوسے اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہون کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی وغیرہ پایہ کہ میری امت کے تھوڑے

عمل پر اجر زیادہ ہو یا کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذلک فضلی اوتیہ
من اشاء یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھا لیے۔ پچاس نمازون
کی پانچ رہین اور حساب کرم مین پوری پچاس۔ زکوٰۃ مین چہارم مال کا چالیسوان
حصہ رہا اور کتاب فضل مین وہی ربع کا ربع وعلی ہذا القیاس والحمد للہ رب العلمین
یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ارشاد ہیجدہم امام احمد وابن ماجہ وابوداؤد طیالسی وابویعلی عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
فرماتے ہین انہ لم یکن نبی الا لہ دعوۃ قد تنجزها فی الدنیا وانی قد اختبأت
دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول
من تنشق عنہ الارض ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر آدم فمن دونہ
تحت لوائی ولا فخر ثم ساق حدیث الشفاعۃ الی ان قال) فاذا اراد
اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی مناد این احمد وامتہ فنحن الآخرون
الاولون نحن آخر الامم واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا
فنمضی غرا محجلین من اثر الطہور فیقول الامم کادت ہذہ الامۃ
ان تکون انبیاء کلہا الحدیث یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا مین
کر چکا اور مین نے اپنی دعا روز قیامت کیلئے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے
میری امت کے واسطے اور مین قیامت مین اولاد آدم کا سردار ہون اور کچھ
فخر مقصود نہین اور اول مین مرقد اطہر سے اوٹھونگا اور کچھ فخر منظور نہین اور میرے
ہی ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہین آدم اور ان کے بعد جتنے ہین سب میرے

ط هذا ایراد ورد علی الا
ستو ووقع فی التفاسیر فمنهم من
ینسبه لبنی اسرائیل کالبیضاوی
ومنهم من یعینه الیهود کالخازن
رد علیهم الامام العلامة الجلال
السیوطی قد ذکر انه لم یفرض علی بنی
اسرائیل خمسون صلاة قط بل و لا
خمس صلوات لم یجتمع الخمس الا لهذه
الامة وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان
فقط کما فی الحدیث اه وقال شیخ الاسلام
بل نص بعضهم بما زید علیه الشمس الزرقانی
وقد اخرج النسائی عن یزید ابی مالک
عن انس عن النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم فی حدیث المعراج قول موسی
علیه الصلاة والسلام انه تعالی
فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما
قاموا بهما والله تعالی اعلم ۱۲
عه عند ابن ماجه مختصراً
۱۲ منه

زیر نشان ہونگے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالےٰ خلق مین فیصلہ کرنا چاہیگا
ایک منادی پکاریگا کہان ہین احمد اور انکی امت تو ہمین آخر ہین اور ہمین اول
ہین ہم سب امتون سے زمانے مین پیچھے اور حساب مین پہلے تمام امتین ہمارے
لئے راستہ دینگی ہم چلین گے اثر وضو سے رخشندہ رخ و تابندہ اعضا سب امتین
کہینگی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے ؎

جمال پر توش در من اثر کرد ‌ ‌ ‌ وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

حدیث ۴۱

ارشاد نوزدہم مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا الحاشر الذی
یحشر الناس علی قدمی مین ہی حاشر ہون کہ تمام لوگ میرے قدمون پر اوٹھائے جائینگے
یعنے روز محشر حضور اقدس آگے ہونگے اور تمام اولین و آخرین حضور کے پیچھے۔

حدیث ۴۲

ارشاد بستم۔ ابن زنجویہ فضائل الاعمال مین کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تبعث
ناقۃ ثمود لصالح فیرکبہا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال معاذ
وانت ترکب العضباء یا رسول اللہ قال ترکبہا ابنتی وانا علی البراق اختصصت
بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ
ینادی علی ظہرہا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء واممہا اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشہد علی ذلک
یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا صالح علیہ الصلاۃ والسلام
کے لئے ناقہ ثمود اوٹھایا جائیگا۔ وہ اپنی قبر سے اوس پر سوار ہو کر میدان حشر مین آئینگے

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہین فوراً انکی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اوسکے لئے کیا ہے اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور یا رسول اللہ حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہونگے فرمایا نہ اوسپر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور مین براق پر تشریف رکھونگا کہ اس روز سب انبیا سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا کہ عرصات محشر مین اُس کی پشت پر اذان دیگا جب انبیا اور انکی اُمتین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ سنینگے سب بول اٹھینگے کہ ہم بھی اسپر گواہی دیتے ہین) سبحن اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین و آخرین یکجا ہونگے اوسوقت بھی ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دوہائی پھرے گی الحمد للہ اس دن کھل جائیگا کہ ہمارے حضور نبی الانبیا ہین المنۃ للہ اوسدن موافق و مخالف پر روشن ہوگا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اسکی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشاد بست ونہم ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری مین سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لیجاؤنگا پھر مجھے جنت کے جوڑون سے ایک جوڑا پہنایا جائیگا مین عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہان تمام مخلوق الٰہی مین کسی کو بار نہوگا حدیث ۴۵

ارشاد سیم احمد و دارمی و ابو نعیم واللفظ لہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ حدیث ۴۶

تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
اول من یکسے ابراھیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم اوتی بکسوتی فالبسہا
فاقوم عن یمینہ مقاماً لایقوم احد غیری یغبطنی فیہ الاولون
والاٰخرون سب سے پہلے ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے
پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی مین پہنکر عرش کی دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا
ہونگا۔ جہان میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا اگلے پچھلے مجھپر رشک لیجائینگے

ارشاد بست وسوم بیہقی کتاب الاسماء والصفات مین عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
فرماتے ہین اکسی حلۃ من الجنۃ لایقوم لہا البشر مجھے وہ بہشتی لباس
پہنایا جائیگا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہونگے

ارشاد بست وچہارم طبری تفسیر مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے حدیث ۳۱ و ۳۲
موقوفاً واللفظ لہ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
مرفوعاً راوی یرقی ھو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ علی کوم فوق
الناس حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت
بلندی پر تشریف رکھین گے سب سے اونچے۔

ارشاد بست وپنجم ابن جریر وابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ حدیث ۳۳
عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا وامتی
یوم القیمۃ علی کوم مشرفین ما من الناس احد الا ودّ انہ منا الحدیث
مین اور میری امت روز قیامت بلندیوں پر ہونگے سب سے اونچے کوئی ایسا نہوگا جو

تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم مین سے ہوتا۔

ارشاد بست وششم صحیح مسلم شریف مین ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیئے مین نے دوبار عرض کی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی الٰہی میری امت بخشدے الٰہی میری امت بخشدے واخرت الثالث لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم اور تیسرا اوس دن کیلیے اوٹھا رکھا جس مین تمام خلق میری طرف نیازمند ہوگی یہانتک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام (فایدہ) حدیث ان لکل نبی دعوۃ الحدیث کہ مسند احمد وصحیحین مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی امام حکیم ترمذی نے بھی روایت اور اسکے اخیر مین یہ زیادت فرمائی وان ابراھیم لیرغب فی دعائی ذالک الیوم یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے خواہشمند ہون گے احادیث الشفاعۃ شفاعت کی حدیثین خود متواتر مین اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اوس مبارک قامت شایان امامت سزاوار زعامت کے سوا کسی قد وبالا پر راست نہ آئی نہ کسی نے بارگاہ الٰہی مین اون کے سوا یہ وجاہت عظمی ومحبوبیت کبری واذن سفارش واختیار گذارش کی دولت پائی تو وہ سب حدیثین تفضیل جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل مگر مین صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہون جن مین تصریح کہ سب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا عجز اور حضور کی قدرت بیان فرمائی۔

ارشاد بست وہفتم حدیث موقف مفصل مطول احمد وبخاری ومسلم وترمذی

نے ابوہریرہ اور بخاری ومسلم وابن ماجہ نے انس اور ترمذی وابن خزیمہ نے ابوسعید
خدری اور احمد وبزار وابن حبان وابویعلی نے صدیق اکبر اور احمد وابویعلی نے ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعًا الی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عبداللہ
بن مبارک وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے موقوفًا روایت کی اون سب کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے
مین طول کثیر ہے لہذا مین اونکے متفرق لفظون کو ایک منتظم سلسلے مین یکجا کر کے
اس جانفزا قصے کی تلخیص کرتا ہون وباللہ التوفیق ارشاد ہوتا ہے روز قیامت
اللہ تعالےٰ اولین وآخرین کو ایک میدان وسیع وہموار مین جمع کریگا کہ سب دیکھنے
والے کے پیش نظر ہون اور پکارنے والے کی آواز سنین وہ دن طویل ہوگا و
اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دینگے پھر لوگون کے سرون سے
نزدیک کرینگے یہانتک کہ بقدر دو کمانون کے فرق رہجائیگا پسینے آنا شروع
ہوگی قد آدم پسینا تو زمین مین جذب ہوجائیگا پھر اوپر چڑہنا شروع ہوگا یہانتک کہ
آدمی غوطے کھانے لگین گے غڑپ غڑپ کرینگے جیسے کوئی ڈبکیان لیتا ہے اقرب
آفتاب سے غم وکرب اوس درجہ کو پہنچیگا کہ طاقت طاق ہوگی تاب تحمل باقی نرہیگی
ج رہ رہکر زمین گھبراہٹین لوگونکو اوٹھینگی آپس مین کہینگے دیکھتے نہین تم کس آفت
مین ہو کس حال کو پہنچے کوئی ایسا کیون نہین ڈہونڈہتے جو رب کے پاس شفاعت
کرے کہ ہمین اس مکان سے نجات دے پھر خود ہی تجویز کرینگے کہ آدم علیہ الصلاۃ
والسلام ہمارے باپ ہین اون کے پاس چلا چاہیئے پس آدم علیہ الصلاۃ والسلام
کے پاس جائین گے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہہ مین لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے

اعرض کرینگے وائے باپ ہمارے اے آدم آپ ابو البشر ہین اللہ تعالی نے
آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ مین ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپکو
سجدہ کرایا اور اپنی جنت مین آپکو رکھا اب اور سب چیزون کے نام آپکو سکھائے
اور آپ کو اپنا صفی کیا ا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیون نہین کرتے
تاکہ ہمین اس مکان سے نجات دے ا آپ دیکھتے نہین کہ ہم کس آفت مین ہین
اور کس حال کو پہنچے آدم علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے لست ھناکم انہ لا
یہمنی الیوم الا نفسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ
ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذہبوا الی غیری مین اس قابل نہین مجھے
آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہین آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ
ایسا پہلے کبھی کیا نہ آیندہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے
مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ وہ عرض کرینگے پھر آپ ہمین
کس کے پاس بھیجتے ہین فرمائینگے ا اپنے پدر ثانی ا نوح کے پاس جاؤ کہ وہ
پہلے نبی ہین جنھین اللہ تعالے نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہین
ا لوگ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کرینگے ای نوح
وائے نبی اللہ ا آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہین اللہ نے عبد شکورا آپکا
نام رکھا اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا
نشان نہ رکھا ا آپ دیکھتے نہین کہ ہم کس بلا مین ہین آپ دیکھتے نہین ہم کس حال
کو پہنچے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیون نہین کرتے تاکہ ہمارا فیصلہ کردے
ا نوح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے لست ھناکم لست ذاکم عندی

کہ انہ لا یہمنی الیوم الا نفسی ۔ ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ
مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذہبوا الی غیری مین اس
قابل نہین یہ کام مجھسے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہین میرے
رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے
مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی
اور کے پاس جاؤ وہ عرض کرینگے پھر آپ ہمین کس کے پاس بھیجتے ہین فرمائینگے تم
خلیل الرحمن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے اونہین اپنا دوست کیا ہے لوگ
ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہونگے عرض کرینگے اے خلیل الرحمن ا
اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین مین اوسکے خلیل ہین اپنے رب کے حضور
ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ کردے آپ دیکھتے نہین ہم کس مصیبت مین
گرفتار ہین آپ دیکھتے نہین ہم کس حال کو پہنچے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے
لست ھناکم لیس ذاکم عندی لا یہمنی الیوم الا نفسی ان
ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ
نفسی نفسی اذہبوا الی غیری مین اس قابل نہین یہ کام میرے کرنے
کا نہین آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے
کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا نہ اسکے بعد ہو مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان
کا اندیشہ ہے مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کرینگے پھر
آپ ہمین کس کے پاس بھیجتے ہین فرمائینگے تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ بندہ
جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا رازدار بنا کر قرب بخشا

لا اور اپنی رسالت دیکر برگزیدہ کیا لوگ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس
حاضر ہوکر عرض کرینگے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہین اللہ تعالےٰ نے آپکو
اپنی رسالتون اور اپنے کلام سے لوگون پر فضیلت بخشی اپنے رب کے پاس ہماری
شفاعت کیجیے آپ دیکھتے نہین ہم کس صدمہ مین ہین آپ دیکھتے نہین ہم کس حال
کو پہنچے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے ب لست ھناکم و لیس ذاکم عندی
لا انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم
یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی
غیری مین اس لایق نہین یہ کام مجھسے نہوگا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی
فکر نہین میرے ربنے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے
مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے
تم کسی اور کے پاس جاؤ وہ عرض کرینگے پھر آپ ہمین کسکے پاس بھیجتے ہین فرمائینگے
ا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ ب وہ اللہ کے بندے ہین اور اوسکے رسول اور اوسکے
کلمہ اور اوسکی روح د کہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے جلاتے
تھے ا لوگ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کرینگے اے عیسیٰ
آپ اللہ کے رسول اور اسکے وہ کلمہ ہین کہ اوس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور
اسکی طرف کی روح ہین آپنے گہوارے مین لوگون سے کلام کیا اپنے رب کے
حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے آپ دیکھتے نہین ہم کس اندوہ
مین ہین آپ دیکھتے نہین ہم کس حال کو پہنچے مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے ب
لست ھناکم لیس ذاکم عندی لا انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی

قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی
نفسی نفسی اذہبوا الی غیری مین اس لائق نہین یہ کام مجھسے نہ نکلیگا آج مجھے
اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہین میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے
کہ نہ ایسا کبھی کیا نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہی
مجھے اپنی جان کا سوچ ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ وعرض کرینگے پھر آپ ہمین
کس کے پاس بھیجتے ہین فرمائینگے ایتوا عبدا فتح اللہ علے یدیہ ویجئ فی ھذا
الیوم امنا دانطلقوا الی سید ولد آدم فانہ اول من تنشق عنہ الارض
یوم القیمۃ ب ایتوا محمدا ؐ ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہا کان یقدر
علے مافی جوفہ حتی یفض الخاتم تم اوس بندے کے پاس جاؤ جس کے
ہاتھ پر اللہ تعالے نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بیخوف ومطمئن ہے اوسکی
طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے
والا ہے تم محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے پاس جاؤ بھلا کسی سر بمہر ظرف مین
کوئی متاع ہو اوسکے اندر کی چیز بے مہر اوٹھائے مل سکتی ہے لوگ عرض کرینگے نہ
فرمائینگے ان محمدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خاتم النبیین وقد
حضر الیوم اذہبوا الی محمد فلیشفع لکم الی ربکم یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم انبیا کے خاتم ہین انکو جب تک وہ فتح باب نہ فرمائین کوئی
نبی کچھ نہین کرسکتا اور وہ آج یہان تشریف فرما ہین تم اونہین کے پاس
جاؤ چاہیے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرین صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاون چھوڑے

چار طرف سے امیدین توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ خاتم دورۂ رسالت فاتح باب شفاعت محبوب رب باوجاہت مطلوب بلند عزت ملجائے عاجزان ماوائے بیکسان مولائے دوجہان حضور پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ وازکی تحیات اللہ وانمی برکات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وعیالہ مین حاضر آئے اور باہزاران ہزار نالہائے زار ودل بیقرار وچشم اشکبار یون عرض کرتے ہین ایا محمد ویا نبی اللہ انت الذی فتح اللہ بک وجئت فی ھذا الیوم آمنا انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا الا تری الی مانحن فیہ الا تری ماقد بلغنا اے محمد اے اللہ کے نبی آپ وہ ہین کہ اللہ تعالے نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ آمن ومطمئن تشریف لائے حضور اللہ کے رسول اور انبیا کے خاتم ہین اپنے رب کی بارگاہ مین ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے حضور نگاہ تو کرین ہم کس درد مین ہین حضور ملاحظہ تو فرمائین ہم کس حال کو پہنچے ہین ۔ حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ارشاد فرمائینگے ۔ انا لھا وانا صاحبکم مین شفاعت کیلئے ہون مین تمہارا وہ مطلوب ہون جسے تمام موقف مین ڈھونڈھ پھرے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم اسکے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے اور اولا حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلون مین ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت مین جانا الہام فرمائیگا اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

مین حاضر نہ لائیگا کہ حضور تو یقیناً شفیع شفیع ہین ابتداءً یہین آتے تو شفاعت تو
پاتی مگر اولین و آخرین موافقین و مخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب
افخم اسی سید اکرم و مولائے اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حصہ خاص ہے جس کا
دامن رفیع جلیل و منیع تمام انبیاء مرسلین کے دست ہمت سے بلند و بالا ہے پھر
خیال کیجئے کہ دنیا مین لاکھون کرورون کان اس حدیث سے آشنا اور بیشمار بندے
اس حال کے شناسا عرصات محشر مین صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیائے کاملین
و علمائے عاملین سبھی موجود ہون گے پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلون سے ایسے بھلا
دیجائیگی کہ اتنی کثیر جماعتون مین ان طویل مدتون تک کسی کو اصلا یاد نہ آئے گی
پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیا سے جواب سنتے جائین گے جب بھی مطلق دھیان
آئیگا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے پھر حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والثنا
کو دیکھیے وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائینگے یہ کوئی نہ فرمائیگا
کہ کیون بیکار ہلاک ہوتے ہو تمہارا مطلوب اس پیارے مجبوب صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کے پاس ہے یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت و اشتہار وجاہت
محبوب باشوکت کی خاطر ہین لیقضی اللہ امرا کان مفعولا صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ثانیاً سوال شفاعت پر حضرات انبیا کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک
ارشاد ملا دیکھیے یہین مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت
و مصابیح نبوت مین افضل و اعلےٰ واجل و اجلے واعظم و اولی و بلند و بالا وہی
عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کی حضور ہر روشنی ماند ہی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و کرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت

آدم اول انبیا و پدر انبیا ہین اور مرسلین اربعہ اولو العزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلےٰ وافضل تو ان پر تفضیل سب پر تفضیل والحمد للہ الملک الجلیل

حدیث ۲۸ ارشاد بست وہشتم احمد و ترمذی بافادہ تحسین وتصحیح اور ابن ماجہ وحاکم وابن ابی شیبہ بسند صحیح اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر جب قیامت کا دن ہوگا مین تمام انبیا کا امام اور ان کا خطیب اور اون کا شفاعت والا ہون گا۔

حدیث ۲۹ ارشاد بست ونہم امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذ جاء عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھذہ الانبیاء قد جاءتک یا محمد یسألون تدعو اللہ ان یفرق بین جمع الامم الے حیث یشاء لعظم ما ھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما الکافر فتغشاہ الموت قال یا عیسے انتظر حتی ارجع الیک فذھب نبی اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملک مصطفےٰ ولا نبی مرسل الحدیث. مین کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہون گا کہ صراط پر گزر جائے اتنے مین عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کرین گے اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لیکر آئے ہین کہ حضور اللہ تعالےٰ سے عرض کردین وہ امتون کی اس جماعت کو جہان چاہے تفریق فرمادے کہ لوگ بڑی سختی مین ہین پسینا لگام کی مانند ہوگیا ہے الحدیث مین

فرمایا مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا اور کافرون کو اس سے موت گھیرے گی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرمائینگے اے عیسیٰ آپ انتظار کرین یہان تک کہ مین واپس آؤن پھر حضور زیر عرش جاکر کھڑے ہونگے وہان وہ پائینگے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

حدیث ۴۴ — ارشاد سیم مسند احمد و صحیح مسلم مین اونھین سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اٰتی باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك مین روز قیامت در جنت پر تشریف لاکر کھلواؤن گا داروغہ عرض کرے گا کون ہے مین فرماؤن گا محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم۔ عرض کریگا مجھے حضور ہی کیواسطے حکم تہا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولون) طبرانی کی روایت مین ہے داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا لا افتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك نہ مین حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولون نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کرون) اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے

حدیث ۴۵ — ارشاد سی و یکم ابو نعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا اول من یدخل الجنة ولا فخر مین سب سے پہلے جنت مین رونق افروز ہون گا اور کچھ فخر مقصود نہین۔

حدیث ۴۶ — ارشاد سی و دوم صحیح مسلم مین انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمة وانا اول من یقرع باب الجنة روز قیامت مین سب انبیا سے کثرت

امت مین زاید ہون گا اور سب سے پہلے مین ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤن
گا مسلم کی دوسری روایت یون ہے انا اول الناس یشفع فی الجنۃ و انا
اکثر الانبیاء تبعا مین جنت مین سب سے پہلا شفیع ہون اور میرے پیرو سب انبیا
کی امتون سے افزون) ابن النجار نے ان لفظون سے روایت کی انا اول من
یدق باب الجنۃ فلم تسمع الاذان احسن من طنین الحلق علی تلک المصاریع
مین سب سے پہلے جنت کا دروازہ کو ٹون گا زنجیرون کی جھنکار جو اُن کواڑون
پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سُنی۔

ارشاد سی وسوم صحیح ابن حبان مین انھین سے مروی حضور سید المرسلین حدیث ۳۳
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ان لکل نبی یوم القیمۃ منبرا من نور
وانی لعلی اطولھا و انورھا فیجئ مناد ینادی این النبی الامی قال فیقول
الانبیاء کلنا نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی
العربی قال فینزل محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حتی یأتی باب الجنۃ
فیقرعہ (وساق الحدیث الی ان قال) فیفتح لہ فیدخل فیتجلی لہ الرب
تبارک وتعالی ولا یتجلی لشئ قبلہ فیخر لہ ساجدا الحدیث قیامت مین
ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا اور مین سب سے زیادہ بلند و نورانی ممبر پر ہونگا
منادی آکر ندا کریگا کہان ہین نبی امی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم انبیا کہین گے
ہم سب نبی امی ہین کسے یاد فرمایا ہے منادی واپس جائیگا دوبارہ آکر یون
ندا کریگا کہان ہین نبی امی عربی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اُتر کر جنت کو تشریف لیجائینگے دروازہ کھلا کر اندر جائینگے رب

عزجلالہ اُن کے لئے تجلی فرمائیگا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا حضور اپنے رب کے لئے سجدہ مین گرینگے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

حدیث ۴۸ — ارشاد سی و چہارم صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہٖ جب پشت جہنم پر صراط رکھینگے مین سب رسولون سے پہلے اپنی امت کو لیکر گزر فرماؤن گا۔

حدیث ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ — ارشاد سی و پنجم صحیح مسلم مین حضرت حذیفہ و حضرت ابو ہریرہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ مین عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین یقوم المومنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیاتون اٰدم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول و ھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک ولکن اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذھبوا الی عیسٰے کلمۃ اللہ و روحہ فیقول عیسے لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث ھذا حدیث مسلم و عند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والاٰخرین وقضے بینھم و فرغ من القضاء یقول المومنون قد قضے بیننا ربنا و فرغ من القضاء فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون اٰدم خلقہ اللہ بیدہ و کلمہ فیاتونہ فیقولون قد قضی ربنا و فرغ

حضور سے پہلے کسی کیلئے جنت کا دروازہ نہ کھلیگا

من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا فیقول ائتوا نبی حاو(و ساق الحدیث)
الی ان قال) فیاتون عیسٰی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیاتونی فیأذن
اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور (۔۔۔۔)[۱] من اطیب ریح ماشمہا احد قط حتے
اٰتی ربی فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعر رأسی الی ظفر قدمی یعنی جب
مسلمانون کا حساب کتاب اوران کا فیصلہ ہو چکے گا جنت اُن سے نزدیک
کیجائیگی مسلمان آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہون گے کہ ہمارا
حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ سے عرض کرکے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا
دیجئے۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام عذر کرین گے اور فرمائین گے مین اس کام
کا نہین تم نوح کے پاس جاؤ وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس
بھیجینگے وہ فرمائینگے مین اس کام کا نہین تم موسٰی کلیم اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائینگے
مین اس کام کا نہین مگر تم عیسٰے روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائینگے
مین اس کام کا نہین مگر مین تمہین عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہون لوگ
میری خدمت مین حاضر آئین گے اللہ تعالی مجھے اذن دیگا میرے کھڑے ہوتے
ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی یہانتک کہ مین اپنے
رب کے پاس حاضر ہون گا وہ میری شفاعت قبول فرمائیگا۔ اور میرے سر کے
بالون سے پاؤن کے ناخن تک نور کردے گا

ارشاد سی وششم طبرانی معجم اوسط مین بسند حسن اور دار قطنی وابن النجار
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت

[۱] هذا لفظ الظلمت وانتحت فی نسخة صحیحة عن النحو علیها مختصا نص لها بیانا فترکت رحمہم اللہ من نظر الیها فالحقنا علیها منہ

تتمہ باب جنت مین اُمتی ادراز سے شفاعت حضور کا اظہار

حدیث ۲۵ جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک حضور نہ داخل ہون اور امتون پر حرام ہے جب تک حضور کی امت نہ جائے

علے الامم حتی تدخل ھا امتی۔ جنت پیغمبرون پر حرام ہے جب تک مین اُس
مین نہ داخل ہون اور امتون پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو اسی
طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی۔

حدیث ۲۵
ارشاد سی و ہفتم اسحٰق بن راہویہ اپنی سند اور ابن ابی شیبہ مصنّف مین امام
مکحول تابعی سے راوی امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اُس سے فرمایا
قسم اُس کی جس نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی مین
تجھے نچھوڑون گا یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا
امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا یہودی بارگاہ رسالت مین نالشی آیا حضور
اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے امیر المومنین کو توحکم دیا تم نے اسے تھپڑ
مارا ہے راضی کر لو اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا بل یا یہودی ادم صفی
اللہ وابراھیم خلیل اللہ وموسیٰ نجی اللہ وعیسےٰ روح اللہ وانا حبیب اللہ
بل یا یھودی تسمی اللہ باسمین سمی بھما امتی ھو السلام وسمی بھا امتی
المسلمین وھو المومن وسمے بھا امتی المومنین بل یا یھودی ان الجنۃ
محرمۃ علے الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علے الامم حتی تدخلھا
امتی بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی نجی اللہ اور
اور عیسیٰ روح اللہ ہین اور مین حبیب اللہ ہون بلکہ او یہودی اللہ تعالےٰ نے اپنے
دو نامون پر میری امت کے نام رکھے اللہ تعالےٰ سلام ہے اور میری امت کا نام
مسلمین رکھا اللہ تعالے مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او یہودی بہشت
سب نبیون پر حرام ہے یہان تک کہ مین اُس مین تشریف لے جاؤن اور سب

امتون پر حرام ہے یہانتک کہ میری امت داخل ہو

ارشاد سی و ہشتم احمد ۔ مسلم ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ اللہ تعالےٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایان نہین مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اتریگی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مختصر مین ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلے درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجو ان اکون ھو بلند ترین درجات جنت ہے جسے نپائے گا مگر ایک مرد امید کرتا ہون کہ وہ مرد مین ہون رواہ الترمذی علما فرماتے ہین خدا و رسول جس بات کو بکلمۂ امید و ترجی بیان فرمائین وہ یقینی الوقوع ہے بلکہ بعض علمانے فرمایا کلام اولیا مین بھی رجا تحقیق ہی کے لئے ہے ذکرہ الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیخہ فی اقسام شفاعتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشاد سی و نہم عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیۃ مین عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفعنی یوم القیٰمۃ فی اعلے غرفۃ من جنات النعیم

لیس فوقی الا حملۃ العرش اللہ تعالےٰ مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفون سے
اعلےٰ غرفہ مین بلند فرمائیگا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا والحمد للہ رب العالمین

جلوہ سوم ارشادات انبیائے عظام و ملٰئکہ کرام علی سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام

ارشاد چہلم ابن جریر ابن مردویہ ابن ابی حاتم بزار ابو یعلےٰ بیہقی بطریق
ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے معراج کی حدیث طویل مین راوی
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے
خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کلکم اثنی علےٰ ربہ وانی مثن علےٰ ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین
وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیئ
وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی
ھم الاولون والاٰخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع
لی ذکری وجعلنی فاتحًا وخاتمًا۔ تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب مین اپنے
رب کی ثنا کرتا ہون حمد اُس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا
اور کافۂ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھپر قرآن
اتارا اُس مین ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت سب امتون سے بہتر
اور امت عادل اور زمانے مین موخر اور مرتبے مین مقدم کی اور میرے لئے میرا سینہ
کھولدیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح باب
رسالت و خاتم دور نبوت کیا) جب حضور اس خطبۂ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ

والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا بھذا فضلکم محمد اسی لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے (پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا سل مانگ کیا مانگتا ہے) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کئے کہ تو نے انہیں یہ یہ کرامتیں دیں حق جل و علا نے حضور کے فضائل اعلیٰ واشرف واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ گنجینہ بخشا حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا فضلنی ربی مجھے میرے رب نے افضل کیا) اور اپنے فضائل و خصائص عظیمہ بیان فرمائے یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔

ارشاد چہل و نہم حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی و ابونعیم دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر و دیلمی و ابن لال ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال لی جبریل قلبت الارض مشارقھا و مغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمد و لم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ جبریل نے مجھ سے عرض کی میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا) امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں نقلہ فی المواھب حدیث ۴۹

ارشاد پنجاہم ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک ابر نظر آیا حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سلم حدیث ۵۰

علی ملك قال لم ازل استأذن ربی فی لقائك حتی کان ھذا اوان اذن لی انی ابشرك انہ لیس احد اکرم علی اللہ منك۔ مجھسے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی مدت سے مین اپنے رب سے قدمبوس حضور کی اجازت مانگتا تھا یہان تک کہ اب اُس نے اذن دیا مین حضور کو مژدہ دیتا ہون کہ اللہ تعالے کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہین۔

حدیث ۴۳

ارشاد چہل و سوم امام ابو ذکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالے عنہا قصۂ ولادت اقدس مین فرماتین مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب اُن کے چہرون سے طلوع کرتا ہے اُن مین ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک حضور کو اپنے پرون مین چھپایا اور گوش اقدس مین کچھ کہا کہ میری سمجھ مین نہ آیا اتنی بات مین نے بھی سُنی کہ عرض کرتا ہے۔ ابشر یا محمد فما بقی لنبی علم الا و قد اعطیتہ فانت اکثرھم علما واشجعھم قلبا معك مفاتیح النصر قد البست الخوف والرعب لا یسمع احد بذکرك الا وجل فؤادہ وخاف قلبہ وان لم یرك یا خلیفۃ اللہ اے محمد مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو تو حضور اُن سب سے علم مین زائد اور شجاعت مین فائق ہین حق نصرت کی کنجیان حضور کے ساتھ ہین حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہی جو حضور کا نام پاک سنے گا اُس کا جی ڈر جائیگا اور دل سہم جائیگا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب) ابن عباس فرماتے ہین کان ذلك رضوان خازن الجنان یہ رضوان داروغۂ جنت تھے علیہ الصلوۃ والسلام۔

حدیث ۱۴۴

ارشاد چہل و چہارم احمد ترمذی عبد بن حمید ابن مردویہ بیہقی ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے بصورت موقوف اور ابن سعد عبد اللہ بن عباس و ام المومنین صدیقہ و ام المومنین ام سلمہ و ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہم سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف مرفوعا راوی شب اسرا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ابمحمد تفعل ھذا (وفی المرفوع) الا تستحیین یا براق (وعند البزار) اسکنی (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فواللہ ما رکبک خلق قط اکرم علے اللہ منہ کیا محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی اے براق تجھے شرم نہیں آتی ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھپر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو فارفض عرقا اس کہنے سے براق کو پسینا چھوٹ پڑا یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی اور بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ نے بطریق عبد الرحمن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یوں روایت کی کہ روح القدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مہ یا براق فواللہ ما رکبک مثلہ ہیں اے براق اللہ کی قسم تجھپر کوئی ان کا ہم رتبہ سوار نہ ہوا) اور یہی تینوں محدث مثل ابن ابی حاتم و ابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین کانت الانبیاء ترکبھا قبلی مجھ سے پہلے انبیا اُس پر سوار ہوا کرتے تھے

ارشاد چہل و پنجم آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا قول وحی اول مین گزرا کہ محمد

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس
کی درگاہ مین سب سے قدر و عزت مین بلند ہین۔

ارشاد چہل و ششم مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم مین گزرا
کہ محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سردار جملہ بنی آدم ہین۔

احادیث امامۃ الانبیاء ان حدیثون کو مین نے یہانتک
تاخیر دی کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب معراج اپنا امام الانبیا
ہونا خود بیان فرمایا اور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور کو امام
کیا اور جمیع انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا تو ان
حدیثون کو ارشاد حضور والا و ارشاد ملائکہ و ارشاد انبیا سب سے نسبت ہے
لہذا سب جلوون کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

ارشاد چہل و ہفتم۔ شب اسرا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا حدیث[1] ابوہریرہ و حدیث[2]
انس و حدیث[3] ابن عباس و حدیث[4] ابن مسعود و حدیث[5] ابی لیلیٰ و حدیث[6] ابوسعید
و حدیث[7] ام ہانی و حدیث[8] ام المومنین صدیقہ و حدیث[9] ام المومنین ام سلمہ رضی
اللہ تعالی عنہم و اثر[10] کعب احبار رحمۃ اللہ تعالے علیہ سے مروی ہوا (ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے صحیح مسلم مین ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم نے فرمایا مین نے اپنے کو جماعت انبیا مین دیکھا موسی و عیسی و ابراہیم علیہم
الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا فحانت[11] الصلوٰۃ فاممتہم پھر نماز کا وقت آیا مین
نے اُن سب کی امامت کی (انس) رضی اللہ تعالی عنہ سے نسائی کی روایت مین

ہے جمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حین۹ ثمتھم میرے لئے انبیا جمع کئے گئے جبریل نے مجھے آگے کیا مین نے امامت فرمائی۔ ابن ابی حاتم کی روایت مین ہے فلم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن موذن واقیمت الصلوٰۃ فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد اتدری من صلی خلفک قلت لا قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا مین نے نماز پڑھائی سلام پھیرا تو جبریل نے عرض کی حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی فرمایا نہ عرض کی ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز مین تھا، طبرانی وبیہقی وابن جریر وابن مردویہ کی روایت موقوفہ مین ہے ثم بعث لہ آدم فمن دونہ من الانبیاء فامھم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے لئے آدم اور اُن کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اٹھائے گئے حضور نے ان کی امامت فرمائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے احمد وابونعیم وابن مردویہ بسند صحیح راوی جب حضور مسجد اقصےٰ مین تشریف لائے نماز کو کھڑے ہوئے فاذا النبیون اجمعون یصلون معہ کیا دیکھتے ہین کہ سارے انبیا حضور کے ساتھ نماز مین ہین (ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حسن بن عرفہ وابونعیم وابن عساکر نے روایت کی مین مسجد مین تشریف لے گیا انبیا کو پہچانا کوئی قیام مین ہے کوئی رکوع مین کوئی سجود مین

صحیح ۴۹

صحیح ۵۰

ثم اقیمت الصلوٰۃ فاممتھم پھر نماز برپا ہوئی مین اُن سب کا امام ہوا (ابو لیلیٰ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے طبرانی وابن مردویہ راوی حضور پر نور وجبریل
امین صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلّم بیت المقدس پہنچے وہان کچھ لوگ بیٹھے دیکھے انھون
نے کہا مرحبا بالنبی الامی اور اُن مین ایک پیر تشریف فرما تھے حضور نے پوچھا
جبریل یہ کون ہین عرض کی یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسیٰ وعیسےٰ ہین ثم
اقیمت الصلوٰۃ فتدافعوا حتی قدموا محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
پھر نماز قائم ہوئی امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی یہان تک کہ سب نے ملکر محمد
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام کیا (ابو سعید) رضی اللہ تعالی عنہ سے ابن اسحٰق
راوی ملاقات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر کرکے کہتے ہین فصلی بھم ثم اتی
باناء فیہ لبن حضور نے انہین نماز پڑھائی پھر ایک برتن مین دودھ حاضر
کیا گیا الحدیث (ام ہانی) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابویعلی وابن عساکر راوی نشر
لی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فصلیت بھم ایک
جماعت انبیا جس مین ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ تھے میرے لئے اوٹھائی گئی مین
نے انہین نماز پڑھائی (امھات المومنین وام ہانی وابن عباس) رضی اللہ تعالےٰ
عنہم سے ابن سعد نے روایت کی رأیت الانبیاء جمعوا لی فرأیت ابراھیم
وموسی وعیسیٰ فظننت انہ لا بد لھم ان یکون لھم امام فقدمنی جبریل
حتی صلیت بین ایدیھم مین نے ملاحظہ فرمایا کہ انبیا میرے لیے جمع کیے گئے
مین نے اُن مین خلیل وکلیم ومسیح کو بھی دیکھا مین سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور
چاہیے جبریل نے مجھے آگے کیا مین نے اُن کی امامت فرمائی (کعب احبار) رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ سے امام واسطی راوی فاذن جبریل ونزلت الملئکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین فصلے النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالملئکۃ والمرسلین جبریل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرماکر بھیجے حضور نے ملئکہ ومرسلین کی امامت فرمائی فائدہ امامت ملئکہ کی دوسری حدیث انشاء اللہ تعالے تابش چہارم مین آئیگی اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکور ارشاد چہلم مین ہے دخل فصلے مع الملئکۃ اور ابن مردویہ راوی عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذن جبریل فظنت الملئکۃ انہ یصلی بہم فقدمنی فصلیت بالملئکۃ شب معراج جب مین آسمان پر تشریف لے گیا جبریل نے اذان دی ملئکہ سمجھے ہین جبریل نماز پڑھائین گے جبریل نے مجھے آگے کیا مین نے ملائکہ کی امامت فرمائی

تذییل

ارشاد چہل وہشتم شفا شریف مین حدیث نقل فرمائی اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامۃ مین طمع کرتا ہون کہ قیامت مین میرا ثواب سب انبیا سے بڑا ہو

ارشاد چہل ونہم اُسی مین منقول اما ترضون ان یکون ابراہیم وعیسے کلمۃ اللہ فیکم یوم القیمۃ ثم قال انہما فی امتی یوم القیمۃ کیا تم راضی نہین کہ ابراہیم وعیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم مین شمار کئے جائین پھر فرمایا وہ دونون روز قیامت میری امت ہون گے

فضل روز قیامت حضور کے امتی ہونا (۵۰)

ارشاد پنجاہم افضل القریٰ مین فتاوائے امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور سے عرض کی ان اللہ تعالیٰ یقول قد زینتک خیر خلقہ وصفوتہ من البشر حباک اللہ بما لم یحب بہ احدا من خلقہ لا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا اھل بیت مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہین اُس نے تمام آدمیون مین سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان مین کسی کو نہ دیا نہ کسی مقرب فرشتے نہ کسی مرسل نبی کو ارشاد پنجاہ ویکم علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد مین ناقل حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت جناب مولے المسلمین علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا یا ابا الحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ وآدم بین الماء والطین رؤف بالمؤمنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین اے ابوالحسن بیشک محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہین اور پیغمبرون کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست وپا والون کے پیشوا تمام انبیا و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل مین تھے مسلمانون پر نہایت مہربان گناہگارون کے شفیع اللہ تعالے نے انہین تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ ودوم بعض احادیث مین مذکور ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جسمین کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہین ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ

ارشاد پنجاہ وسوم مولانا فاضل علی قاری شرح شفا مین علامہ تلمسانی سی ناقل ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے آکر مجھے یون سلام کیا السلام علیك یا اول السلام علیك یا آخر السلام علیك یا ظاہر السلام علیك یا باطن مین نے کہا کہ اے جبرئیل یہ تو خالق کی صفتین ہین مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہین عرض کی مین نے خدا کے حکم سے حضور کو یون سلام کیا ہی اُس نے حضور کو ان صفتون سے فضیلت اور تمام انبیا و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہی اپنے نام وصفت سی حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہین حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیا سے آفرینش مین مقدم ہین اور آخر اس لئے کہ ظہور مین سب سے مؤخر او آخر امم کی طرف خاتم الانبیا ہین اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا مین نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہانتک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تابان اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اُس نے اس زمانہ مین حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب اہل آسمان وزمین پر آشکارا کیا تو اُن مین کوئی ایسا نہین جس نے حضور پر درود نہ بھیجی اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجی حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہین یہ عظیم بشارت سُنکر حضور سید المرسلین

حبیب لطیف ہوت

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی و صفتی حمد اُس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیا پر فضیلت دی یہان تک کہ میرے نام وصفت مین، ھکذا نقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس وظاھرہ انہ خرجہ بسندہ الی ابن عباس فان ذلک ھو الذی یدل علیہ روی کما فی الزرقانی واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم

تابش سوم طرق وروایات حدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہی جس مین حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی ورسول نے نپائے اور اُن کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا یہ روایت متواتر المعنی ہے امام قاضی عیاض نے شفا شریف مین اُسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا ابوذر ابن عمر و ابن عباس ابوہریرہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کئے علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس مین احادیث حذیفہ وعلی مرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین مین وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اُس کے طرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا تو اُس وقت کی نظر مین اُسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا۔ ابوہریرہ۔ حذیفہ۔ ابودردا۔ ابو امامہ

سائب بن یزید۔ جابر بن عبداللہ۔ عبداللہ بن عمرو۔ ابوذر۔ ابن عباس۔ ابوموسے اشعری۔ ابوسعید خدری۔ مولی علی۔ عوف بن مالک۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین۔ ان مین ہرایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیش نظر ہے۔ امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے اُن خصائص ونفائس کا عدد جوان حدیثون مین متفرقًا وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ تعالے لہ نے اُن کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیئس تک پایا والحمد للہ رب العالمین یہ بھی انہین دو امامون کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اُس سے زاید پائے حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش تلاش مین داخل اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرا پر آئے تو عجب نہین کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے قصد کرتا ہون کہ انشاء اللہ العزیز اس رسالے اور اس کے بعد ان مسائل کثیرہ کے جواب سے جو حیدرآباد وبنگلور وپنجاب وسلطانپور وخیرآباد وغیرہا

بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہین اور اس مسئلہ مونگیری کی وجہ سے برعایت
الاقدم فالاقدم اُن کے جواب تعویق مین پڑے ہین بحول اللہ تعالیٰ فراغ پاکر
اس حدیث کے جمع طرق مین ایک رسالہ بنام البحث الفاحص عن طرق
حدیث الخصائص لکھون اور اُس مین ہر طریق و روایت کو مفصل
جداگانہ نقل کرکے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کرون وباللہ التوفیق
کادب غیرہ یہان بخوف تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہون
جن مین ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیا پر ان وجوہ سے تفضیل ملی مجھے وہ خوبیان
عطا ہوئین جو کسی نے نہ پائین کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پایہ سے حاصل
وللہ الحمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم اور اُس کے قریب بزار نے بسند حدیث ۷۵
جید اور ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابویعلی و بیہقی نے حدیث
معراج مین روایت کی طریق اول مین ہے فضلت علی الانبیاء بستّ مین چھ
وجہ سے سب انبیا پر تفضیل دیا گیا، دوم مین اس قدر اور زائد لم یعطہا احد
کان قبلی) مجھسے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے، سوم مین ہے فضلنی ربی بست
مجھے میرے رب نے چھ باتون سے تفضیل دی۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ۷۶
احمد مسلم نسائی۔ ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ بیہقی۔ ابونعیم راوی فضلنا علی الناس
بثلث ہمین تین وجہ سے تمام لوگون پر فضیلت ہوئی ابوالدرداء سے طبرانی معجم حدیث ۷۷
کبیر مین راوی فضلت باربع مین نے چار وجہ سے فضیلت پائی ابوامامہ کی حدیث ۷۸
حدیث بھی انھین لفظون سے شروع ہے اخرجہ احمد والبیہقی سائب حدیث ۷۹
بن یزید فضلت علی الانبیاء بخمس مین پانچ وجہ سے انبیا پر بزرگی دیا گیا

حدیث ۸۰ رواہ الطبرانی جابر بن عبداللہ اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی مین
پانچ چیزین دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملین رواہ البخاری ومسلم والنسائی

حدیث ۸۱ عبداللہ بن عمرو بن العاص عند احمد والبزار والبیہقی باسناد صحیح
حدیث ۸۲ و ۸۳ ابو ذر احمد دارمی۔ ابن ابی شیبہ ابو یعلی ابو نعیم بیہقی بزار باسناد جید ابن عباس
احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی والثلثہ الاخری فی حدیث بسند
حدیث ۸۴ و ۸۵ حسن ابو موسیٰ احمد وابن ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن ابو سعید
حدیث ۸۶ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن مولیٰ علی عند البزار وابی نعیم ان چھ
روایات مین بھی پانچ ہی چیزین ذکر فرمائین کہ حضور سے پہلے کسی نے نہ پائین
اول وثانی مین احد قبلی ہے ثالث مین من الانبیاء اور زاید باقیون مین نبی
قبلی ہے اور حاصل سب عبارتون کا واحد اور مولےٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے
طریق دوم مین بے تعیین عدد ہے اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء
مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا اخرجہ ابن ابی شیبہ طریق سوم مین ہی اعطیت
اربعا لم یعطھن احد من انبیاء اللہ تعالےٰ قبلی مجھے چار چیزین عطا ہوئین
کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملین اخرجہ احمد والبیہقی بسند حسن
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے طریق دوم مین ہے فضلت علی
حدیث ۸۷ الانبیاء بخصلتین مین دو باتون سے تمام انبیا پر فضیلت دیا گیا اخرجہ البزار
عوف بن مالک کی حدیث مین بھی پانچ ہین مگر یون کہ اعطینا اربعا لم یعطھن
احد کان قبلنا ہمین چار فضیلتین ملین کہ ہم سے پہلے کسی
کو نہ دی گئین وسألت ربی الخامسۃ فاعطانیھا اور مین نے اپنے

رب سے پانچوین مانگی اُس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی وھی ماھی اور وہ تو وہی
ہے یعنی اُس پانچوین کی خوبی کا کہنا ہی کیا ہے پھر چار بیان فرماکر وہ نفیس پانچوین
یون ارشاد فرمائی سألت ربی ان لا یلقاہ عبد من امتی یوحدہ الا
ادخلہ الجنۃ مین نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اُس کی توحید
کرتا ہوا اُس سے نہ ملے مگر یہ کہ اُس کو داخل بہشت فرمائے اخرجہ ابو یعلی

عبادہ بن صامت ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خرج فقال ان
جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی انعم بہا علیک فبشرنی
بعشر لم یؤتہا نبی قبلی جبریل نے میرے پاس حاضر ہوکر عرض کی باہر جلوہ فرماکر
اللہ تعالے کے وہ احسان جو حضور پر کئے ہین بیان فرمائیے پھر مجھے
دس فضیلتون کا مژدہ دیا کہ مجھسے پہلے کسی نبی نے نہ پائین اخرجہ ابن
ابی حاتم وعثمن بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجہمیۃ وابو نعیم ان روایات
ہی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکورہ مین حصر مراد نہین کہین دو فرماتے
ہین کہین تین کہین چار کہین پانچ کہین چھ کہین دس اور حقیقۃً ستّر اور
دو ستّر پر بھی انتہا نہین امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص
کبرےٰ مین ڈھائی سو کے قریب حضور کے خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا
علم تہا اُن سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے اور علمائے ظاہر سے علمائے
باطن کو زیادہ معلوم ہے پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے ہزارون منزل ادھر منقطع ہین جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص
جانتے ہین دوسرا کیا جانے گا اور حضور سے زیادہ علم والا اُن کا مالک ومولیٰ

جل وعلا ان اے رب المنتہی جس نے انہیں ہزارون فضائل عالیہ وجلائل غالیہ دئے اور بے حد وبے شمار ابد الآباد کے لئے رکھے وللاٰخرۃ خیر لک من الاولی اسی لئے حدیث مین ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے ہین یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی اے ابو بکر مجھے ٹھیک ٹھیک جیسا مین ہون میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات

تراچنان کہ توئی دیدۂ کجا بیند	بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلے اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک اجمعین

تابش چہارم آثار صحابہ وبقیہ موعودات خطبہ

روایت اولیٰ۔ بیہقی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان محمداً صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیمۃ حدیث ۸۹
بیشک محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت مین اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق الٰہی سے عزت وکرامت مین زائد ہین۔

روایت دوم احمد بزار طبرانی بسند ثقات اوسی جناب سے راوی ان اللہ تعالیٰ نظر الی قلوب العباد فاختار منہا قلب محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فاصطفاہ لنفسہ حدیث ۹۰
اللہ تعالے نے بندون کے دلون پر نظر فرمائی تو اُن مین سے محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا اُسے اپنی ذات کریم کے لئے چن لیا۔

روایت سوم دارمی بیہقی عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان اکرم خلیقۃ اللہ علے اللہ ابی القاسم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بیشک اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ و وجاہت والے ابوالقاسم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہین

حدیث ۹۱

روایت چہارم ابن سعد بطریق عامر شعبی عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے مین شام مین تھا ایک راہب کے پاس گیا اور اُس سے کہا مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے کہا تو تم دین ابراہیم چاہتے ہو اے اہل مکہ کے بھائی تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہین نہ ملیگا اپنے شہر کو چلے جاؤ فان بنیا یبعث من قومک ببلدک یأتی بدین ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر مین ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دین حنیف لائیگا وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالی کو عزیز ہے یہ زید بن عمرو موحدان جاہلیت سے ہین اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ و عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

حدیث ۹۲

روایت پنجم ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابونعیم و خرائطی ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی۔ ابوطالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے راہب صومعہ سے نکل کر اُن کے پاس آیا اور اُس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا

حدیث ۹۳

تھا راہب نہ آتا نہ اصلا ملتفت ہوتا اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے
بیچ مین گذرتا ہوا حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچا حضور اقدس کا دست
مبارک تھام کر بولا ھذا سید العالمین ھذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ
رحمۃ للعالمین یہ تمام جہان کے سردار ہین یہ رب العالمین کے رسول ہین۔
(اللہ تعالی انھین تمام عالم کے لئے رحمت بھیجے گا) سرداران قریش نے کہا
تجھے کیا معلوم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا
جو سجدے مین نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہین کرتے
اور مین اونھین مہر نبوت سے پہچانتا ہون اُن کے استخوان شانہ کے نیچے
سیب کے مانند ہے پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لئے کھانا لایا حضور تشریف نہ
رکھتے تھے آدمی طلب کو گیا تشریف لائے ابر سر پر سایہ گستر تھا راہب بولا
انظروا الیہ غمامۃ تظلہ وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے قوم نے پہلے سے درخت
کا سایہ گھیر لیا تھا حضور نے جگہ نہ پائی دھوپ مین تشریف رکھی فوراً پیڑ کا تنا
حضور پر جھک آیا راہب نے کہا انظروا الی فیئ الشجرۃ مال الیہ وہ دیکھو پیڑ کا سایہ
ان کی طرف جھکتا ہی۔ شیخ محقق نے لمعات مین فرمایا امام ابن حجر
عسقلانی اصابہ مین فرماتے ہین رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی
سب ثقہ ہین۔

روایت ششم۔ ابو نعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
یہ ایک شب صحرائے شام مین تھے ہاتف جن نے اُنھین بعثت حضو
سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی خبر دی صبح راہب کے پاس جا کر قصہ دریافتہ

بیان کیا کہا قد صدق ك بخرج من الحرم ومهاجره الحرم وهو خير الانبيا ء
جنہون نے تجھ سے سچ کہا حرم سے ظاہر ہون گے اور حرم کو ہجرت فرمائین گے
اور وہ تمام انبیا سے بہتر ہین۔

حدیث ۹۵ روایت ہفتم ابن عساکر ابونعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی ہم
ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ مین پنچ کیا تھا ناگاہ
ہاتف نے پکارا۔ یا ایہا الناس ذوی الاجسام ٭ ما انتم وطائش الاحلام ومسند
الحکم الی الاصنام ٭ ھذا النبی سید الانام ٭ اعدل ذی حکم من الحکام ٭ یصدع
بالنور وبالاسلام ٭ مستعلن فی بلد الحرام ٭ اے بت پرستو کیا حال
ہے تمہارا اور یہ کم عقلیان اور پتھرون کو پنچ بنانا یہ ہے نبی تمام جہان کا سردار ہر حاکم
سے زیادہ عادل نور و اسلام کا آشکارا کرنیوالا حرم محترم مین ظہور فرمانے والا
ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہان تک کہ ہمین خبر ملی
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکہ مین ظہور فرما کر مدینے تشریف
لائے مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا۔

حدیث ۹۶ روایت ہشتم خرائطی وابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالی
عنہ سے راوی مین خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مین حاضر ہوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر
ہوگئی مین نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے یہان اس کا ایک واقعہ گذرا ہے
مین حضور مین عرض کرون ہماری ایک کنیز تھی خلصہ نام کہ ہمارے علم مین ہر طرح
نیک تھی ایک دن آکر بولی اے گروہ دوس تم مجھ مین کوئی بدی جانتے ہو ہم نے

[illegible]

کہا بات کیا ہی کہا میں بکریاں چراتی تھی دفعتًا ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہی مجھے حمل کا گمان ہی جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلایا اے خرابی خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں اُن میں خوبصورت خوبصورت نوعمر ہیں سنکر ہم سوار ہوئے ویسا ہی پایا سواروں کو بھگایا غنیمت لوٹی جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں ہم نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے مجھے اس گھر میں تین دن بند کر دو ہم نے ایسا ہی کیا تین دن پیچھے کھولا دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہی۔ بولا اے قوم دوس حرست السماء وخرج خیر الانبیاء آسمان پر پہرا مقرر ہوا اور بہترین انبیا نے ظہور فرمایا ہم نے کہا کہاں کہا مکہ میں اور میں مرنے کو ہوں مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا مجھ میں آگ بھڑک اُٹھے گی جب ایسا دیکھو باسمک اللھم کہکر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا ہم نے ایسا ہی کیا چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہور حضور کی خبر لائے اگرچہ یہ قول سب تہمد حقیقۃً اُس کے جن کا تھا جس نے اُسے خبر دی مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گنا جاتا کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۹۶ روایت کی ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث

طویل ہیلا ذحمل مین راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین جب حمل اقدس کو چھ مہینے گزرے ایک شخص نے سوتے مین مجھے ٹھوکر ماری اور کہا یا آمنۃ انک قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا آگے آمنہ تمھارے حمل مین وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے جب پیدا ہون اُن کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

روایت دہم ابونعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایام حمل مقدس مین خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے انک قد حملت بخیر البریۃ وسید العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ احمد و محمدا تمہارے حمل مین بہتر عالم وسردار عالمیان ہین پیدا ہون تو اُن کا نام احمد و محمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

روایت یازدہم ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالے علیہا سے فرمایا مجھسے خواب مین کہا گیا انک ستلدین غلاما فسمیہ احمد وھو سید العلمین عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا اُن کا نام احمد رکھنا وہ تمام عالم کے سردار ہین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

روایت دوازدہم بزار حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی لما اراد اللہ ان یعلم رسولہ الاذان اتاہ جبریل بدابۃ یقال لہا البراق وذکر جماحھا وتسکین جبریل ایاھا قال فرکبھا حتی انتھی الی الحجاب الذی یلی الرحمن و ساق الحدیث فیہ

ذکرنا ذین الملک وتصدیق اللہ سبحنہ وتعالیٰ لہ قال) ثم اخذ الملک بید محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقدمہ فام اھل السموات فیہم آدم و نوح فیومئذٍ اکمل اللہ لمحمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشرف علی اھل السموٰت والارض جب حق جل وعلی نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی جبریل براق لیکر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اُس حجاب عظمت تک پہنچے جو رحمٰن جل مجدہ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی حق عز وجلالہ نے ہر کلمہ پر مؤذن کی تصدیق فرمائی پھر فرشتے نے حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا حضور نے تمام اہل سمٰوات کی امامت فرمائی جن مین آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شامل تھے اُس روز حق تبارک وتعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف عام اہل آسمان وزمین پر کامل کردیا) اسی کی مثل ابو نعیم نے بطریق امام محمد بن حنفیہ ابن علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہما روایت کی اُس کے اخیر مین ہے ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقدم فام اھل السماء فتم لہ الشرف علی سائر الخلق پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا آگے بڑھئے حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقات الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا والحمد للہ رب العالمین

ذرالختام رزقنا اللہ تعالیٰ حسنہ

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہے کو پہنچا اور دس آیتوں تسو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہوکر پورا ہوا اس رسالے مین قصداً استیعاب نہ ہونے پر خود یہی رسالہ گواہی دیگا کہ تین سو سے زاید حدیثین مفید مقصد السی ملین گی۔

[margin] لا انت تعلمات ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما اوری وھو کذٰلک الشیخ ابن ابی النعیم فی طریق الا فی فوائدہ ادرکی ابو حصلہ الامام القاضی بن ابی القاسم من قول الاوزی نحو حدیث سیدنا جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقرہ علیہا الشہاب فی النسیم ۱۲ جواب خلوق پر حجاب خالق جل جلالہ حجاب ہے آپکے پردہ اپنے نہایت ظہور سے نہایت بطون مین ہین ہی تبارک وتعالیٰ ۱۲ منہ سمجھنا پڑے جن کو وش رشن سے قریب واللہ تعالے اعلم ۱۲ منہ

جن کا شمار اُن سو مین نہ کیا تعلیقات تو اصلا تعداد مین نہ آئین اور ہیکل اول
مین بھی زیر آیات بہت حدیثین مثبت مراد گزرین انھین بھی حساب سے
زیادہ رکھا خصوصًا حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ امت اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب امتون سے بہتر و افضل ہے (زیر آیت خامسہ) حدیث
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور کی امت سب امتون سے بہتر اور
حضور کا زمانہ سب زمانون سے بہتر اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر اور
حضور کا شہر سب شہرون سے بہتر وانما شرف المکان بالمکین (زیر آیت
اولیٰ) حدیث علی مرتضیٰ حدیث حبر الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صفی سے مسیح
تک تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور کے بارے مین عہد لیا گیا
(ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث سلطان المفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ
تعالیٰ نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ
بنایا (زیر آیت سابعہ) حدیث عالم القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیا و ملائکہ سے افضل کیا (زیر آیت ثالثہ) کہ یہ
چھ حدیثین نہ نصوص جلیلہ اور مقابل ادخال جلوہ اول تابش دوم تعین ان چھ
کے یاد دلانے مین میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابش چہارم مین روایت
ہفتم سے روایت یازدہم تک جو چھ حدیثین قول ہاتف و کاہن و منامات صادقہ
کی گزرین اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہون تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ
کا نعم البدل سمجھین اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانین وللہ الحمد
تنبیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ مین کہ نہایت وجازت پر مبنی تھا اکثر

حدیثون کی نقل مین اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا مواقع کثیرہ مین موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا طرق و متابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنی مین بھی ایک کا متن لکھا بقیہ کا محض حوالہ دیا اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میری پیش نظر ہوئے جہان اتفاق سے کلمات علما کی حاجت دیکھی وہان تو غالبًا مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی ہان تخریج احادیث مین اکثر استکثار پر نظر رکھی ناظر متفحص بہت حدیثون مین دیکھیگا کہ کتب علما مین انھین صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے متون و اسانید کی تصحیح و تحسین کی طرف جو تلویح ہے اُس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص و تصریح ہی لہذا مناسب کہ طالب سند و جویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسما شمار ہون جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے اور اپنے صدف خیز قعرون گہر ریز لہرون سے ان فرائد ابدار و لآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے۔

الصحاح الستہ لاسیما الصحیحین و جامع الترمذی موطا مالک سنن الدارمی مشکوۃ المصابیح الترغیب والترہیب للامام الحافظ عبد العظیم زکی الدین المنذری الخصائص الکبرٰی لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وہو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر ما التقطت منہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری او کتب اخری فاللہ تعالی یجزیہ بالجزاء الاوفی کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم للامام الفہام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی الجامع الصغیر للامام السیوطی

التیسیر شرح جامع الصغیر للعلامۃ عبد الرؤف المناوی المواہب اللدنیہ
والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی شرح
المواہب للعلامۃ الشمس محمد بن عبد الباقی الزرقانی افضل القرٰی
لقراء ام القرٰی المعروف بشرح الہمزیہ للامام ابن حجر المکی مفاتیح الغیب
للامام الفخر محمد الرازی تکملتہا لتلمیذہ الفاضل العلامۃ الخوبی معالم التنزیل
للامام محی السنۃ البغوی مدارک التنزیل للامام العلامۃ النسفی وربما اخذت شیئا او
اشیاء عن المنہاج للامام العلام ابی زکریا النووی وارشاد الساری للامام
احمد القسطلانی والبیضاوی والجلالین والاحیاء والمدخل لمحمد
العبدری والمدارج واشعۃ اللمعات للمولی الدہلوی ومطالع
المسرات للعلامۃ الفاسی وشفاء السقام للامام المحقق الاجل السبکی
والعلل المتناہیۃ للعلامۃ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی ولم اخذ
عنہا الا تخریجا واحد الحدیث ورسالۃ المولد لہ والحلیۃ
شرح المنیۃ للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی وشرح الشفاء
للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی غیر ذلک مما منح المولی
سبحنہ وتعالیٰ پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں اُن کے غیر مظنہ سے
اخذ کین کہ اگر ناظر مجرد استقرائے مظان پر قناعت کرے ہرگز نپائے
لہذا متجسس کو تثبت وامعان نظر درکار والحمد للہ العزیز الغفار

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم اور اج پنجم ذی القعدہ
روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے بیضہ ہوا والحمد للہ رب العالمین

ان اوراق مین پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی سے ماثور اور سب مین پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور امید ہی کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ تعالی عنہ کے صدقے مین حضور پر نور عفو عفور جواد کریم رؤف رحیم صفوح زلات مقیل عثرات مصحح حسنات عظیم الہبات سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ مین شرف قبول پائے اور حق تبارک وتعالی کاتب وسائل و واسطہ سوال و عامہ مومنین کو دارین مین اس سے اور فقیر کی سب تصانیف سے نفع پہنچائے انہ ولی ذلک والقدیر علیہ والخیر کلہ لہ وبیدیہ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین سبحنک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک والحمد للہ رب العالمین

۱۲ عفو وغفور دونون اسمائے طیبہ سے ہین کما فی المواہب واستشہد لہ بان اللہ تعالی یعفو عن الکبائر والتوراۃ ... لیعفون ولیصفحوا رواہ البخاری ... عنہ

بالخیر

تمت

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

(الحمد للہ بشارت جلیلہ)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ وزاد مالک یراھا الرجل المسلم او تری لہ واحمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات والطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ یعنی نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہین ہان بشارتین باقی ہین اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے الحمد للہ اس رسالہ کے زمانہ تصنیف مین مصنف نے خواب دیکھا کہ مین اپنی مسجد مین ہون چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ مین بحث کرنے لگے مصنف نے دلائل صریحہ سے انہین ساکت کر دیا کہ خائب وخاسر چلے گئے پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا اس مسجد شارع عام پر واقع ہے دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیان ہین کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے اس کے جنوب کیطرف ہندوؤن کے مندر اور ان کا کنوان ہی مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائین ہاتھ کیطرف سی ایک مادہ خوک اور اُس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا اسکی مان نے اُسے دوڑ کر روکا اور غالبًا اُس کے مُنہ پر تپانچہ مارا بہر حال اُسے سختی کے ساتھ جھڑکا اور ان وہابیہ

کی طرف اشارہ کر کے بولی دیکھتا نہین کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہین تو اس پر کیا حملہ کریگا یہ کہکر وہ سوریا اور اس کا بچہ دونون اُس ہندو کونین کی طرف بھاگتے چلے گئے والحمد للہ رب العالمین اس خواب سے مصنف نے بعونہ تعالیٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا وللہ الحمد۔

الحمد للہ بشارت اعظم

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہون اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ مین ہے مین اُسے روشن کرنا چاہتا ہون دو شخص دہنے بائین کھڑے ہین وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہین اتنے مین مسجد کیطرف سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے واللہ العظیم حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونون مخالف ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہین آسمان کھا گیا یا زمین مین سما گئے حضور پر نور ملجائے بیکسان مولائے دل وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا پھونک مار اللہ روشن کر دیگا مصنف نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اُس سے بھر گیا۔

والحمد للہ رب العالمین

مجموعہ ابناء المصطفی دوم انوار الانتباہ
علم غیب وندائے یا رسول اللہ میں
ازالۃ العار - بدمذہبوں سے نکاح ناجائز ہے
رد الرفضہ شیعی سنی کا وارث نہیں ہوسکتا
اور باہم نکاح باطل -
ایذان الاجر قبر پر اذان کہنے کا ثبوت -
الیاقوتۃ الواسطۃ تصور شیخ کا ثبوت
وشاح الجید معانقہ عید ومصافحہ بعد نماز
کا ثبوت -
اعجب العقاب علی الناہق الکذاب
رد وہابیہ واکریہ دیوبندی مولویوں کا ایمان دوم
دافع الفساد عن مرادآباد - یہ دونوں
وہابیہ دیوبندیہ کے رد میں -
الویل جناب تھانوی صاحب کے رسالہ تسہیل
کا جواب -
مجموعہ رماح القہار سیف النقی و دیوبندیہ
کا رد دوم خالص الاعتقاد - آیات واحادیث
واقوال ائمہ سے مسئلہ علم غیب کا عظیم ثبوت

اہلاک الوہابین قبور مسلمانان کی تکریم و
توقیر اور وہابیہ منکرین کی تخریب تعزیر میں ۱/
الکوکبۃ الشہابیہ اس رسالہ میں پیشوائے
وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کا ستر وجوہ سے
کفر ثابت کیا گیا ہے - ۲/
فقہ شہنشاہ انبیا کو شہنشاہ کہہ سکتے ہیں
اور اولیا کا دلوں پر اختیار ہے ۱/
افتائے حرمین کا تازہ عطیہ مقاصد الدولۃ
المکیہ اور تقریظات علمائے حرمین شریفین کا حصہ ۱/
حیاۃ الموات بیان سماع اموات میں جامع و مبسوط
کتاب قیمت ۱۰/
بریق المنار - روشنی مزارات اولیائے
کرام کے متعلق ضروری فتوے - ۱/
لمعۃ الضحی داڑھی رکھنے کا آیات واحادیث
واقوال علما سے ثبوت - ۳/
فتوائے اذان جمعہ بیرون مسجد
وقایۃ اہل السنۃ مسئلہ اذان ثانی جمعہ خارج
از مسجد کی تحقیق اور کانپوری تحریر پر تنقید ۲/

مسئلہ اذان کا حق نما فیصلہ
تمام عالم کے علما سے جو اس مسئلہ مین مخالف ہون ۶۰ سوالات۔ قیمت دو پیسہ ۲/
سلامتہ اللہ لاہل السنتہ عن سیل العناد والفتنہ مسئلہ اذان مین رامپوری دوسرے فتوے پر ۲۵۰ رد ۲/
النکتہ مسئلہ اذان مین علمائے کلکتہ کا رد ۔/
سد الفرار مسئلہ اذان مین بدایونی تحریر کا رد ۱/
اجلی انوار الرضا مولوی انوار اللہ صاحب کی تحریر القول الاظہر کا رد۔ ۱/
نصرۃ الواعظین (حصہ اول) وعظ سکھانے والی واعظون کے کام آنے والی کتاب۔ ۶/
نصرۃ الواعظین (حصہ دوم) ۶/
ثمر فصاحت مولنا مولوی حسن رضا خانصاحب مرحوم کا عاشقانہ دیوان۔ ۸/
ذوق نعت مرحوم کا نعتیہ دیوان۔ ۷/
بعض وہ کتابین جو ناتمام ہین
سبحن السبوح مسئلہ امتناع کذب مین اعلی تحقیقات اور اسی مسئلہ مین بعض اور رسائل مفیدہ اسکے ساتھ شامل کر دیے گئے۔ ۸/
رشاقۃ الکلام حاجل المتن اذاقۃ الآثام مجلس میلاد مبارک وقیام کے ثبوت مین ابھی صرف دس جز چھپے ہین۔ ۸/
الامن والعلے اسمین حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا آیات واحادیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ ۱۲/
رد ندوہ کے بہت سے مفید کتابین بھی موجود ہین۔
تمہید ایمان بآیات قران قیمت ۲/
حسام الحرمین عربی مترجم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے حکم اور توہین کرنے والون کی تکفیر مین اکابر حرمین شریفین کے جلیل القدر فتوے۔ قیمت ۱۰/
تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ ۴/
بہار شریعت حصہ دوم اس کتاب مین وضو وغسل وتیمم وحیض ونفاس ونجاست واستنجا وغیرہ کے مسائل سلیس اردو زبان مین بیان کیے گئے۔ ۶/

محمد لعل خان سراج بلڈنگ نمبر ۱۳۱ - لور چیت پور روڈ کلکتہ